صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 30 دسمبر 2024 بمطابق 27 جمادی الثانی 1446ہجری بعد از دوپہر چار بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖۤ ۙ اِذْقُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ O يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا O اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ O اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ O وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ O وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ۔

(ترجمہ): اللہ نے تم کو جو نعمت عطا کی ہے اس کا خیال رکھو اور اس پختہ عہد وپیمان کو نہ بھولو جو اس نے تم سے لیا ہے، یعنی تمہارا یہ قول کہ، "ہم نے سنا اور اطاعت قبول کی" اللہ سے ڈرو، اللہ دلوں کے راز تک جانتا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ انصاف سے پھر جاؤ عدل کرو، یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے اللہ سے ڈر کر کام کرتے رہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں، اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کی خطاؤں سے درگزر کیا جائے گا اور انہیں بڑا اجر ملے گا۔ رہے وہ لوگ جو کفر کریں اور اللہ کی آیات کو جھٹلائیں، تو وہ دوزخ میں جانے والے ہیں۔ وآخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ جی۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: 'Questions` Hour': Question No. 149 and 150. Ms. Shehla Bano, deferred as per request of the honourable MPA. Question No. 357, Ms. Sobia Shahid, MPA, Higher Education, deferred as per request of the honourable, MPA. Question No. 372, Arbab Muhammad Usman Khan, Food, deferred as per the request of the honourable, MPA. Question No. 410, Ms. Sobia Shahid, deferred as requested by the honourable, MPA. Question No. 413, Ms. Rehana Ismail, Energy and Power. Ms. Rehana Ismail, MPA, please.

* 413 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیاوزیر توانائی اور برقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ صوبائی حکومت نے مختلف اضلاع میں منی مائیکرو ہائیڈو پاور پراجیکٹ شروع کئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ پراجیکٹ کے تحت اب تک کل کتنے ڈیم تعمیر ہوئے ہیں؛

(ii) مذکورہ مکمل شدہ ڈیموں سے کل کتنی میگاواٹ بجلی حاصل ہو رہی ہے؛

(iii) جتنے ڈیم بنے ہیں ان کی تکمیل کا دورانیہ اور ان کی کل لاگت علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائیں؛

(iv) کل کتنے ڈیم ابھی تک زیر تعمیر ہیں اور کب تک مکمل ہوں گے؟

جناب علی امین خان(وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) (i) مذکورہ پراجیکٹ کے تحت اب تک 316 منی مائیکرو ہائیڈل پراجیکٹس / ڈیمز تعمیر ہوئے ہیں۔

(ii) مذکورہ مکمل شدہ 316 منی مائیکرو ہائیڈل پاور پراجیکٹس / ڈیمز کی کل پیداواری صلاحیت 28.9 میگاواٹ ہے۔

(iii) اس سوال کا جواب لف ہے، (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(iv) منی مائیکرو ہائیڈل پاور پراجیکٹ کے فیز نمبر ٹو کے تحت کل 142 پراجیکٹس مکمل کئے جائیں گے اور یہ پراجیکٹس دسمبر 2027 تک مکمل ہو جائیں گے۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر، میں نے یہ منی مائیکرو ہائیڈل پاور پراجیکٹس کے بارے میں کوئسچن کیا تھا۔ جناب، ذکر تو ہم نے بہت سنا کہ پی ٹی آئی کے دور میں 356 ڈیمز بن گئے ہیں لیکن اصل میں وہ ڈیمز نہیں تھے وہ منی پراجیکٹس تھے اور منی پراجیکٹس میں آپ نے Admit کیا ہے کہ 316 فنکشنل ہیں، تو منسٹر صاحب مجھے بتا سکتے ہیں کہ وہ واقعی فنکشنل ہیں؟

Mr. Speaker: : Honourable Minister for Law, please.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، محترمہ ریحانہ اسما عیل صاحبہ کی طرف سے جو سوال اٹھایا گیا ہے تو ان کو مختلف منی مائیکرو ہائیڈل پاور پراجیکٹس / ڈیمز کی مد میں پیڈو کی طرف سے، انرجی اینڈ پاور کی طرف سے جواب آیا ہوا ہے۔ جناب سپیکر، یہ تقریباً 316 چھوٹے ہائیڈل پاور پراجیکٹس مختلف ٹائم میں بنے ہیں جن میں فیز ون اور فیز ٹو تھا۔ فیز ون میں تقریباً 316 منی مائیکرو ہائیڈل پاور پراجیکٹس تعمیر کئے گئے جن کی مجموعی جو پیداوار ہے وہ 28.9 میگا واٹ ہے، یہ 316 پراجیکٹس کی، اور فیز ٹو میں ٹوٹل 142 پراجیکٹس ہیں اور ان کی مجموعی پیداوار جو ہے وہ 27 میگا واٹ ہے، تو میڈم ایم پی اے صاحبہ کی طرف سے جو سوال اٹھایا گیا ہے وہ تو میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ وہ تنقید کرنا چاہ رہی ہیں یا ان کا کیا مقصد ہے؟ اگر Completion کے بارے میں انہوں نے پتہ کرنا ہے تو یہ سکیمیں Complete بھی ہیں اور یہ Handover ہو چکی ہیں اور ان سے لوگ فائدہ بھی اٹھا رہے ہیں لوکل ویلجز وہاں پہ جتنے بھی ہیں، یہ تقریباً جی 28.9 میگا واٹ کا فیز ون ہے اور 27 میگا واٹ دوسرا ہی تو فیز ون اور فیز ٹو یہ تقریباً ہو گیا کچھ 60 میگا واٹ کے لگ بھگ۔ جناب سپیکر صاحب، 60 میگا واٹ بجلی جو ہوتی ہے وہ تقریباً اس کی کروڑوں میں قیمت ہوتی ہے جو اس ٹائم لوگوں کو Provide کی جا رہی ہے اور یہ صوبے نے اپنے وسائل کی بنیاد پہ بنائے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر، یہ تو منی پراجیکٹس ہیں، منی ہائیڈل پاور پراجیکٹس ہیں، اس کے ساتھ باقی بھی کافی پراجیکٹس بنائے گئے ہیں جن میں 80 میگاواٹ، 200 میگاواٹ، 250 میگاواٹ اور 300 میگا واٹ تک Even ایک ایک پراجیکٹ ہے جو کہ کچھ بالکل Completion کے قریب ہیں، کچھ Complete ہو چکے ہیں اور کچھ پہ تقریباً 70 فی صد سے زیادہ کام ہو چکا ہے، تو اس حوالے سے الحمد للہ صوبے کے ساتھ اس ٹائم لگ بھگ ایک ہزار میگاواٹ سے اوپر ہے وہ چونکہ ابھی بھی آپ نے سنا ہو گا کہ ہمارے چیف منسٹر صاحب نے اس کا افتتاح بھی کیا ہے مٹلتان II چکدرہ کا، ہم Transmission line بھی بچھانے جا رہے ہیں جو کہ ہم بجلی کو ادھر سے Transmit کریں گے اور ہمارے چیف منسٹر صاحب کا Vision ہے اور چونکہ ہمارے ساتھ ملاکنڈ ریجن اور ہزارہ ریجن میں ہائیڈرو پاور کی کافی پوٹینشل موجود ہے جو کہ Environmental friendly بھی ہے اور Cheapest source بھی ہے اور ملک کی خوشحالی میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہر ایک کو پتہ ہے کہ یہ Economic prosperity کی وجہ سے ہوتی ہے اور Economic prosperity Industrialization سے آتی ہے تو اس دفعہ ہمارے چیف منسٹر صاحب کا Vision ہے کہ چونکہ فیڈرل گورنمنٹ ہم سے یہ بجلی لے لیتی ہے لیکن In return صوبے کو In time اپنی Payment بھی نہیں دیتی اور مختلف طریقوں سے وہ اس صوبے کو تنگ کرتی ہے تو ہم ان شاء اللہ ان پراجیکٹس کو Utilize کریں گے اور اپنے صوبے میں، فرسٹ فیز میں ہم اس کو Industrialization purposes کے لئے Utilize کریں گے جس سے ہماری Economic prosperity بھی آئے گی، ریونیو بھی بڑھے گا اور ہمارے لاکھوں کی تعداد میں ہمارے نوجوانوں کو روزگار بھی میسر ہو گا، تو میرے خیال میں یہ بہت بہترین پراجیکٹس ہیں اور یہ چھوٹے

چھوٹے پراجیکٹس جو ہوتے ہیں یہ تو Villages کی بنیاد پہ جو کہ اندھیروں میں ڈوبے ہوئے تھے یا جنریٹرز پہ اپنی ضروریات کو پوری کرتے تھے، تو ان کے لئے صوبے کی طرف سے یہ ایک گفٹ ہے۔

جناب سپیکر: جی، ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب سپیکر، میری تو منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہوگی کہ ہم نے جو کوئسچنز کئے ہیں ان پہ فوکس رہیں، ایک تو اتنا لیٹ ٹائم پہ اجلاس شروع ہوتا ہے اور میں بھی فوکس رہ کر ہی بات کرتی ہوں، میں صرف اس کوئسچن کے بارے میں ہی بات کر رہی ہوں کہ جو انہوں نے انفارمیشن دی ہے وہ غلط انفارمیشن دی ہے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ تمام فنکشنل ہیں کیونکہ ان کو پتہ ہے جناب سپیکر، آپ یہ لسٹ دیکھیں، اس میں میں آپ کو نکال کر دکھاتی ہوں، اس میں آپ نمبر 282 اور 286 کو دیکھ لیں، یہ بالکل دیر میں ہے، شنگاڑہ ڈھیری، یہ بالکل موجود ہی نہیں ہے اور آپ مجھے Written میں Admit کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ لکھ رہے ہیں کہ اتنا KV produce بھی ہو رہی ہے، تو بالکل غلط انفارمیشن ہے۔ تیسرا انہوں نے دیا ہے نمبر 309 پہ، وہ بھی بالکل غیر فعال ہے، بنا ہے لیکن اس سے کوئی پروڈکشن نہیں ہو رہی، تو یہ اسمبلی اور اس ہاؤس کے ساتھ مذاق ہے کہ ہمیں اس طرح غلط انفارمیشن اور غلط جوابات دیئے جاتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ کوئسچن کمیٹی میں ریفر ہونا چاہیئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: تیسرا آپ نے کونسا بتایا ہے؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: دوسرا انہوں نے Admit کیا ہے کہ دوسرا فیز بھی بن رہا ہے، اس میں 142 کا ذکر کیا گیا ہے، جب ایک فیز آپ Complete نہیں کر سکتے اور اس سے عوام کو فائدہ نہیں دے سکتے تو فیز ٹو کی جو دوسری Feasibility آپ نے بنائی ہے، وہ آپ نہروں پہ بنا رہے ہیں اور نہروں میں تین تین مہینے پانی بند ہوتا ہے، ایریگیشن نے آپ کو اس کی Approval دی ہے، جس طرح دی ہے وہ آپ لوگوں کو بھی پتہ ہے، تو یہ جب فنکشنل نہیں ہیں تو آگے آپ فیز ٹو میں کیسے فنکشنل کر سکیں گے؟ یہ پیسہ اس صوبے کے عوام پہ خرچ کرنا چاہیئے اور جس کے لئے منظوری دی ہے، اس سے لوگوں کو فائدہ بھی ہونا چاہیئے، مجھے کوئی حق، جناب، یہ کمیٹی میں ریفر کر دیں۔

جناب سپیکر: ریحانہ اسماعیل صاحبہ، آپ میری بات سن لیں، آپ نے تین کون کون سے بتائے، آپ نے ایک 282 بتایا، ایک 309 بتایا ہے اور تیسرا کون سا بتایا ہے؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: یہ 305 ہے جو بالکل غیر فعال ہے اور 282 اور 286 بالکل موجود ہی نہیں ہیں اور یہاں پہ مجھے Written میں دے رہے ہیں کہ یہ اتنے KV بجلی بھی Produce کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب، آپ ان تینوں کو نوٹ کر لیں۔ جی تاج محمد خان۔

جناب تاج محمد: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میڈم نے جو سوال اٹھایا ہے، یہ پاکستان تحریک انصاف کا ایک فلیگ شپ منصوبہ تھا اور اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے، جس طرح منسٹر صاحب نے کہا کہ جہاں جہاں پہ خاص کر ہزارہ اور ملاکنڈ ڈویژن میں جہاں پہ Capacity تھی، پانی Available تھا، وہاں پہ مائیکرو ہائیڈل پراجیکٹس بنے ہوئے ہیں اور وہاں پہ لوگوں کو بہت زیادہ فائدہ ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ فیز ون تو

Complete ہو گیا تھا اور وہ منصوبہ تو اس طرح ہے جناب سپیکر، میں ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ اپنے خرچے پر چھوٹے چھوٹے جنریٹرز لگا کر کمیونٹی کے حوالے کرتے ہیں، اس کا بل بھی وہی کمیونٹی طے کرتی ہے اور لوگوں کو چوبیس گھنٹے بجلی بھی Available ہوتی ہے پھر اسی کی افادیت کو دیکھتے ہوئے ہماری گورنمنٹ نے فیصلہ کیا کہ اس پہ ہم فیز ٹو لانچ کریں گے لیکن سپیکر صاحب، اب جس طرح منسٹر صاحب نے کہا کہ ملاکنڈ اور ہزارہ میں اس کی وہ Capacity ہے لیکن فیز ٹو میں ہزارہ کے جو پراجیکٹس تھے، ان پر ابھی تک ٹینڈر نہیں ہوا، تو آیا منسٹر صاحب ہمیں یہ بتا سکتے ہیں کہ ہزارہ کو کیوں اس پراجیکٹ سے ڈراپ کیا گیا ہے؟ تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: آنریبل منسٹر لاء، ایک تو ہم سارے ہی سوال سے دور نکل گئے ہیں، آنریبل ایم پی اے صاحبہ نے تین آپ کے ایسے پراجیکٹس بتائے ہیں کہ وہ جو کہتی ہیں کہ Non-functional ہیں اور یہ ڈیپارٹمنٹ جھوٹ بول رہا ہے، اس کی Confirmation کیسے ہو گی کہ ڈیپارٹمنٹ سچ کہہ رہا ہے یا ڈیپارٹمنٹ جھوٹ بول رہا ہے؟

<u>وزیر قانون</u>: جناب سپیکر، میری Suggestion ہو گی کہ اگر میڈم کی خواہش ہے کہ اس کو کمیٹی ریفر کیا جائے اور وہ جو الزام لگا رہی ہیں تو ان کی تسلی کی ضرورت ہے، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کو کمیٹی ریفر کریں، ہمیں کوئی وہ Disagreement نہیں ہے۔

<u>جناب تاج محمد</u>: جناب سپیکر، میرا سپلیمنٹری کا تو رہ گیا، اگر منسٹر صاحب ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ سکیں کہ ہزارہ کو کیوں ان سے ڈراپ کیا گیا ہے؟

<u>وزیر قانون</u>: جناب سپیکر، ترند صاحب اگر فریش کوسچن اس کے اوپر لے آئیں تو میرے خیال میں بہتر ہو گا، اس کو بھی پھر کمیٹی ریفر کیا جائے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی گل ابراہیم، گل ابراہیم صاحب کا مائیک On کریں۔

<u>جناب گل ابراہیم خان</u>: ستاسو مشکور یم جی۔ میډم صاحبه چې کوم کوئسچن کړے دے جی، چې د ملاکنډ ډویژن او د هزاره ډویژن کوم پراجیکټ چې تحریک انصاف شروع کړے وو، دا د دې د پاره وو جی چې په کوم ځائې کښې بجلی نه وی چې په هغه علاقو کښې بجلی او رڼا راشی۔ جناب سپیکر صاحب، اپر دیر کښې په 2015 کښې د 65 کروړو روپو ټینډر شوے دے او په هغه 65 کروړو روپو کښې ستائیس پراجیکټس منظور شوی وو، 200 کلو واټ او 150 کلو واټ چې لوکل خلقو ته په دې ځائې کښې بجلی پیدا شی، ولې چې زما په حلقه کښې په ملاکنډ ډویژن کښې خو د اوبو شکر الحمد لله کمے نشته دے، چې کله زه ایم پی اے شوم جی نو له اول نه زه پیړو والا ته لاړم چې د دې ډیټیلز ماله راکړئ جی، هغه ډیټیلز ما سره شته دی جی، په ستائیس پراجیکټس کښې جی پینځه پراجیکټس پچاس پچاس کلو واټ ئې خو چې Complete کړے وے کنه، او د هغې یو مثال درکوم جی، چې په عشیرئی دره کښې کلال بانډه نوم ئې دے، په 350 کلو واټ باندې کنټریکټر ته پانچ کروړ سینتیس لاکه روپئی وتلې دی خو نن هم هلته د یو انچ

کار هم نشته، سیاه شرینګل ورته وائی جی، سیاه شرینګل زما حلقه ده جی، پانچ کروړ بتیس لاکھ روپئی په هغې باندې وتلې دی او هلته یو انچ کار نشته دے۔ جناب سپیکر صاحب، زه چې د هغوی سره کښیناستم نو ما ورته اووئیل چې دا خو د 2015 سکیم دے او تاسو راشئی په دې باندې کار شروع کړئ او که تاسو کار شروع نه کړو نو زمونږ سره خو دغه د اسمبلئ فلور دے، مونږه به په دې باندې خپل آواز اوچتوؤ۔ د دې نه علاوه جی په 2021 کښې دوارب روپئی د اپر دیر د MHPs (Micro-Hydel Power) د پاره منظورې شوې وې، په هغې کښې ستر کروړ روپئی وتلې دی او ما بار بار، چې کوم دے اووه اته میټنګونه د پیډو والا سره اوکړل جی او هغوی ننه پورې ماته کار شروع نه کړو جی۔ سپیکر صاحب، زما درخواست دا دے چې دا کمیټئ ته اولیږئ جی او خصوصاً د اپر دیر چې کوم ایم پی ایز په دیکښې د یامین خان سکیمونه هم دی او د انور خان صاحب سکیمونه هم دی جی، دا کمیټئ ته اولیږئ جی، او چې دا پیسې راواخلئ او قوم ته دا پیسه اولیږئ۔ سپیکر صاحب، هلته ماته مشکلات دا دی چې دا د دې د پاره دی چې هلته زما په حلقه کښې جنګلات دی او د دې د پاره دا یو پروګرام شروع شوے وو چې دا جنګلات بچ شی او په دغه ځائې کښې په کورونو کښې چولهے او هر څه چې کوم دے ګرمائش چې په دې شروع شی، لیکن د بدقسمتئ نه پیډو چې کومه پیسه په تاریخ کښې جی ما داسې نه دی لیدلی او چې په اربونو روپئی ور کړې دی او هلته په هغه مقام باندې کار نشته۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا۔ گل ابراہیم صاحب، آپ کا Point plead ہو گیا۔ جی عدنان خان۔

جناب عدنان خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، اس Regarding میری صرف ایک Suggestion ہے کیونکہ ہمارے معزز ممبر صاحب اس حلقے کے ہیں، اس علاقے کے ہیں اور اس نے خود Admit کر دیا ہے کیونکہ وہ Practically، کیونکہ ہماری میڈم صاحبہ چونکہ اس حلقے سے تعلق تو نہیں رکھتی ہیں لیکن اس نے یہ ایشو اٹھا دیا ہے اور میرے معزز ممبران اگر کمیٹی میں آپ ساتھ یہ بھی Suggestion دے دیں کہ جتنے بھی یہ Affected ممبران صاحبان ہیں وہ بھی شامل ہو جائیں اور اس کے لئے جزاء وسزا کا نظام بھی وضع کر دیں، وہاں پہ یہ نہیں ہے کہ صرف کمیٹی میں کوسچن ریفر ہو گیا اور اتنی بڑی Embezzlement ہو چکی ہے، تو اس میں سر، ہماری بدنامی ہو رہی ہے، گورنمنٹ کی بدنامی ہو رہی ہے، اس ہاؤس کی بدنامی ہو رہی ہے، تو میری صرف یہ رائے، یہ Suggestion ہے کہ یہ جو ہمارے ممبران صاحبان ہیں، ان کو بھی کمیٹی میں بٹھا کر اور اگر یہ سچ ثابت ہو گیا ہے تو ہمارے پاس رولز موجود ہیں، اس میں Imprisonment بھی ہے اور اس میں Fine بھی ہے، اس میں جو جو بھی ملوث ہے، اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ تھینک یو۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ وزیر محترم، یہ بات تو طے ہو گئی ناں کہ There is something wrong somewhere، ایم پی اے صاحبہ کا بھی پوائنٹ ٹھیک ہے، تاج محمد خان صاحب نے بھی اس پر بات کر لی، گل

ابراہیم صاحب نے بھی بات کر لی ہے، عدنان خان نے بھی بات کر لی، تو بات ایک ہی ہے، اس کو ہم کمیٹی بھیج رہے ہیں تو اس پہ میں ہاؤس سے Consent لے لیتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the Question No. 413 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Question is referred to the concerned Standing Committee, with the direction to probe the matter properly and fix the responsibility.

یہ بڑا ضروری ہے کہ جب تک آپ کسی کے اوپر سٹینڈنگ کمیٹی میں Responsibility fix نہیں کریں گے تو پھر سزا اور جزا کا تصور نہیں ہوتا ہے، تو اس کو ایک مثالی کیس بنائیں اور میں سیکرٹری پی اے سی کو بھی ڈائریکٹ کرتا ہوں کہ آڈیٹر جنرل کو بھی اس پہ لکھ دیں کہ اس کے اوپر مجھے ڈیٹیل آڈٹ چاہیئے اور اس کی رپورٹ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں پیش کر دیں، تو اس کو میں پی اے سی کو بھی ریفر کرتا ہوں، ہمیں اس پہ ڈیٹیل آڈٹ چاہیئے۔ جی احمد کنڈی صاحب، جناب احمد کنڈی صاحب کا مائیک On نہیں ہوا۔

جناب احمد کنڈی: سر، میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس دن بھی ہمارے فاضل ممبران نے سی اینڈ ڈبلیو کی میٹنگ میں ایک Scam کو Disclose کیا اور سیکرٹری صاحب نے ادھر مانا، تو میری گزارش آپ سے یہ ہو گی کہ اس رولنگ کے ساتھ آپ ان کو As a special invitee تاج صاحب کو بھی اور ہمارے فاضل 'کولیگ' اور عدنان صاحب کو بھی اس میں As a special invitee اگر بلا لیں تاکہ یہ اپنا Input دیں۔ سر، سٹینڈنگ کمیٹی اسی لئے ہوتی ہے کہ ہم الیکٹڈ جو آفیشلز ہیں، جن کو منسٹر کہا جاتا ہے، ان کی Oversight کے لئے اور گورنمنٹ کی Oversight کے لئے Special invitee کے طور پہ وہ آ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تو طے شدہ بات ہے کہ یہ جتنے لوگ جنہوں نے بات کی ہے، یہ اس میں Special invitee کے طور پہ شامل ہوں گے۔

جناب احمد کنڈی: سر، تو ان کو ڈائریکشن چلی جائے گی۔

جناب سپیکر: بس اس میں ڈائریکشن ہو گئی جی۔

Mr. Ahmad Kundi: Thank you, Sir.

Mr. Speaker: Question No 452. Mr. Adnan Khan, MPA, Food department. Mr. Adnan Khan, MPA, please.

* 452 _ جناب عدنان خان: کیا وزیر خوراک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے حالیہ سیزن میں کسانوں سے گندم کی خریداری کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) خریداری کیلئے کیا طریقہ کار اپنایا گیا، کیا خریداری کیلئے قانونی تقاضے پورے کئے گئے تھے؛

(ii) آیا خریداری صوبے کیلئے ضروری تھی، خریداری کے وقت گندم کے لئے غلہ مارکیٹ میں فی من بوری کے حساب سے سرکاری کیا ریٹ تھا اور آج کیا ریٹ ہے؛

(iii) ضلع وائز گندم کی خریداری کیلئے کتنا کوٹہ مختص کیا اور کس کے ذریعے کیا گیا، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

<u>جناب محمد ظاہر شاہ (وزیر خوراک):</u> (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے کسانوں سے گندم خریدی۔

(ب) (i) خریداری کے لئے معیاری آپریٹنگ طریقہ کار (SOPs) اپنایا گیا۔ خریداری کے لئے ضلعی سطح پر 'پرچیز' کمیٹی قائم کی گئی جس میں محکمہ خوراک کے نمائندگان کے علاوہ ڈپٹی کمشنر، محکمہ زراعت اور فلور مل ایسوسی ایشن کے نمائندہ گان شامل تھے۔ اس کے علاوہ محکمہ نیب اور اینٹی کرپشن کے نمائندگان کو بھی بطور Observer شامل کئے گئے تھے۔ خریداری کی نگرانی کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کی ذمہ تھی، خریداری کے لئے قانونی تقاضے پورے کئے گئے تھے اور صوبائی کابینہ سے باقاعدہ منظوری لی گئی جبکہ گندم کی خریداری وفاقی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ کم از کم امدادی قیمت (Minimum Support Price) پر کی گئی۔

(ii) جی ہاں، گندم کی خریدای صوبے کے لئے ضروری تھی کیونکہ ہمارا صوبہ گندم میں خود کفیل نہیں ہے، صوبے کی گندم کی سالانہ ضروریات پچاس لاکھ ٹن سے زیادہ ہے جبکہ اپنی پیداوار 14 سے 15 لاکھ ٹن ہے جس کی وجہ سے فوڈ ڈیپارٹمنٹ کو اپنے پاس گندم کے ذخائر رکھنا پڑتے ہیں تاکہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں یا مارکیٹ میں قیمتوں کو اعتدال پر رکھنے کے لئے بوقت ضرورت سپلائی کی جاسکے۔ خریداری کے وقت گندم کا سرکاری نرخ 3900 روپے فی 40 کلوگرام تھا جبکہ موجودہ وقت میں گندم کا کوئی دوسرا سرکاری نرخ مقرر نہیں کیا گیا ہے، گندم کا نیا سرکاری نرخ گندم جاری کرتے وقت مقرر کیا جائے گا۔

(iii) کوٹہ کسی کو الاٹ نہیں کیا گیا تھا بلکہ تمام کسانوں اور سپلائرز کے لئے اوپن تھا کہ وہ اپنی گندم محکمہ خوراک کو بھیج سکتے تھے۔

<u>جناب عدنان خان:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، ایک تو یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ریکویسٹ آئی ہے کہ اس کو مؤخر کیا جائے، پہلے بھی یہ ایک مرتبہ ایجنڈے کے اوپر آیا ہوا تھا لیکن مؤخر ہو گیا تھا لیکن مجھے اس کے بارے میں کوئی تفصیل مہیا نہیں کی گئی ہے اور SOPs تو یہی ہیں کہ کوسچن میں ابھی یہاں پہ نیچے وہ لکھتے ہیں کہ تفصیل لف ہے، کوئی بھی تفصیل نہ یہاں پہ کمپیوٹر میں لف ہے اور نہ مجھے کوئی تفصیل فراہم نہیں کی گئی ہے۔ جناب سپیکر، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ میں نے SOPs کے بارے میں پوچھا تھا کہ آیا گندم کی خریداری میں قانونی تقاضے پورے کئے گئے تھے کہ نہیں؟ تو اس میں جناب سپیکر صاحب، اگر آپ دیکھیں تو انہوں نے جواب میں دیا ہوا ہے کہ خریداری کے لئے معیاری آپریٹنگ طریقہ کار SOPs کو اپنایا گیا، SOPs کہاں پہ ہیں؟ یہاں پہ تو کوسچن میں صرف SOP کا لفظ لکھ کر محکمہ نے اپنی جان چھڑائی ہے کہ یہ کیبنٹ کا Decision تھا، میں ابھی گوگل میں سرچ کروں گا کہ ان کی کیبنٹ کا Decision کیا تھا؟ کس SOPs کے تحت انہوں نے خریداری کی تھی؟ تو وہ بھی انہوں

نے نہیں دی ہے۔ تو سر، اس طرح کے Incomplete Questions اور اس کے اوپر پھر جو ہے ناہم بحث کرتے ہیں تو اس سے تو کوئی فائدہ ہی نہیں ہوتا ہے، اس میں کافی Lacunas ہیں۔ اس میں پھر میں نے کوسچن یہ کیا تھا کہ جب گندم کی خریداری ہوتی ہے تو ایک دو وجوہات کی وجہ سے ہوتی ہے، ایک ہوتی ہے کہ اگر کوئی Disaster آجاتا ہے، کوئی قحط آجاتا ہے، تو اس میں ہم اتنا ذخیرہ کر لیتے ہیں تاکہ اس کا سدباب کر سکیں۔ دوسری بات یہ ہوتی ہے کہ ہم نے مارکیٹ کے جو ریٹس ہیں ان کو Maintain رکھنا ہے کیونکہ ہمارا تو زرعی ملک ہے لیکن Sorry Sir ہم اپنے علاقے، خیبر پختونخوا میں گندم میں خود کفیل نہیں ہیں تو اس لئے مارکیٹ کی Fluctuation کے لئے ہم نے ایک مقدار رکھنا ہوتی ہے، پنجاب گورنمنٹ Forty percent کوٹہ مختص کرتی ہے، اس کے اوپر میں نے کافی سٹڈی کی ہوئی ہے لیکن سر، انہوں نے نہ تو جواب Complete دیا ہوا ہے اور ویسے ہی انہوں نے ہماری آنکھوں میں دھول جھونکنے کے برابر بات کی ہے۔ دوسری بات سر، یہ ہے کہ اس میں کافی خرد برد ہوئی ہے، میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ 3900 روپے آپ نے ریٹ مقرر کیا تھا چالیس کلوگرام کا، اور اوپر سر، یہ لکھتے ہیں کہ ہم نے وفاقی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ کم از کم امدادی قیمت جو کہ Minimum support یہاں پہ ہم وفاق کی سپورٹ لیتے ہیں، اس کے پیچھے ہم چھپتے ہیں کہ ہم نے وفاق کے طرز پہ کیا ہوا ہے اور دوسری ہم وفاق کی کوئی بات بھی نہیں مانتے، تو سر، یہ دو رائے، اور چیز نہیں چل سکتی ہے، Kindly میں منسٹر صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے تو اس کوسچن کا جواب نہیں دیا ہے اور یہ بھی انہوں نے مذاق کیا ہوا ہے کہ کوئی تفصیل لف نہیں کی ہوئی ہے اور اس میں کتنی خرد برد ہوئی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے کس سٹینڈرڈ کے مطابق یہ خریداری کی ہوئی ہے؟ آپ گندم چیک کر لیں، اس کا معیار کیا ہے؟ اس کی Testing کس سے کی ہوئی ہے؟ وہاں پہ ڈپٹی کمشنر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، کمشنر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، وہ خریداری کر رہے ہیں، ان کو پتہ ہے کہ یہ گندم کس کوالٹی کی ہے، اس کی کوالٹی کیا ہے؟ اس میں تو کافی چیزیں ہیں، تو سر، یہ کوسچن تو In complete ہے اور ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اس کے اوپر میں تو بالکل بھی مطمئن نہیں ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> .Honourable Minister Food, please یا ٹھہریں سپلیمنٹری لے لیں، جی احمد کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> سر، عدنان صاحب کا سوال بڑا Relevant ہے اور میں خود بھی ڈی آئی خان سے تعلق رکھتا ہوں، ڈی آئی خان میں سب سے زیادہ Purchasing ہوتی ہے، میری تو گزارش ظاہر شاہ صاحب سے یہی ہو گی کہ ڈیپارٹمنٹ کو آپ Protect نہ کریں، بلکہ اس سوال کو آپ کمیٹی میں بھیج دیں، ڈیٹیل بھی نہیں آئی کیونکہ اگر اس سوال کے تیسرے حصے پہ آپ نظر دوڑائیں، عدنان صاحب نے بڑا Categorically اور بڑا Pertinent سوال کیا کہ ضلع وائز گندم کی خریداری کے لئے کوٹہ کس کے ذریعے لیا گیا ہے؟ اس کی تفصیل نہیں دی گئی ہے۔ جناب سپیکر، میں تو کہتا ہوں کہ آپ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں، اس میں ہم اپنا Input دے دیں گے کیونکہ یہ غریب صوبہ سالانہ اربوں روپے کی Procurement کرتا ہے، گندم کی خریداری کی صورت میں، ہم

چاہتے ہیں کہ اس ڈیپارٹمنٹ کو خدارا آپ کے ہوتے ہوئے اور آپ کافی Energetic ہیں کہ اس چیز کو ہم Properly Mechanize کریں تاکہ اگلے سال جب خریداری ہو تو ہمارا Input اس میں آجائے کیونکہ یہ گندم وہاں پہ کسانوں سے نہیں لی گئی ہے، بلکہ ایجنٹوں سے لی گئی ہے، اس میں ہم اپنا Input دیں گے تاکہ غریب صوبے کے اوپر آئندہ بوجھ نہ آئے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Food, please.

جناب محمد ظاہر شاہ (وزیر خوراک): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، جو سوالات میرے بھائی عدنان بھائی نے اور ساتھ ساتھ احمد کنڈی صاحب نے جو سوالات پوچھے ہیں تو ان کا میں ان شاء اللہ کوشش کروں گا کہ میں تفصیل سے جواب دوں اور ان کو مطمئن بھی کروں۔ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو بات یہ ہے کہ یہاں پہ آپ نے جو سوالات پوچھے ہیں تو وہ پہلا سوال آپ کا یہ ہے کہ گندم کسانوں سے خریدی گئی ہے کہ نہیں؟ سب سے پہلے تو میں آپ کو یہ بتادوں کہ خیبر پختونخوا میں سالانہ جو ہماری گندم کی پیداوار ہے، وہ 1.4 ملین میٹرک ٹن ہے، خیبر پختونخوا کی جو اپنی پیداوار ہے، میں یہ لکھا ہوا جو سوال ہے، اس سے میں آپ کو جواب نہیں دے رہا ہوں جبکہ خیبر پختونخوا کی جو پاپولیشن ہے وہ چار کروڑ سے کچھ اوپر ہے، ہماری ضروریات پانچ ملین میٹرک ٹن گندم سے زیادہ ہے اور یہ 3.6 ملین میٹرک ٹن گندم جو ہے یہ ہم پنجاب سے جی ٹو جی، پاسکو سے یا بازار سے مارکیٹ سے جو آٹا ہم خریدتے ہیں، یہ اس کے ذریعے ہم پورا کرتے ہیں۔ خیبر پختونخوا میں جو ہمارے Reserves ہیں، ایک تو ہر وقت جو کوٹے کوٹے کی باتیں ہوتی ہیں، یہ بات متروک ہو چکی ہے، There is no quota، کسی قسم کا کوئی کوٹہ نہیں ہوتا، خیبر پختونخوا میں ہمارے جو Reserves ہیں اور ان Reserves کا مقصد کیا ہوتا ہے؟ وہ Reserves ہمارے 4 لاکھ 50 ہزار میٹرک ٹن تک ہمارے پاس یہاں پہ جو ہمارے Godowns ہیں ان کی Capacity ہے اور ان Godowns کے اندر ایک لاکھ 41 ہزار میٹرک ٹن گندم جب ہم لوگ آئے تو اس وقت اس میں گندم موجود تھی جس میں 77 ہزار میٹرک ٹن گندم پاسکو سے خریدی گئی تھی جبکہ 41 ہزار میٹرک ٹن لوکل یا Indigenous گندم تھی۔ اب بھی جو اخبارات میں آپ روزانہ پڑھتے ہیں کہ یہ 77 ہزار میٹرک ٹن گندم جو کہ خراب ہو رہی ہے یا خراب ہو گئی ہے، یہ بھی میرے بھائیو! پی ڈی ایم کی جب حکومت تھی تو یہ اس کا کیا دھرا ہے جو کہ ابھی ہم اس کے روزانہ جوابات دیتے ہیں، لیبارٹریوں میں پھرتے ہیں، پورے پاکستان میں سب سے بہتر لیبارٹری دیکھتے ہیں۔ عدنان بھائی! آپ کو یاد ہو گا کہ یہ پاکستان میں پہلی مرتبہ ہو رہا ہے کہ کسی ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہم خود لیب کے ٹیسٹس کروا رہے ہیں ورنہ یہ جو خراب گندم ہے جو آپ نے خریدی تھی، یہ لوگوں کو ہمیشہ کھلائی جاتی تھی لیکن ہم نے کہا کہ نہیں ہم یہ گندم کبھی بھی لوگوں کو اس طرح نہیں دیں گے کیونکہ یہ Infested جو گندم ہے، ہم اس کو ثابت کریں گے کہ اگر یہ۔۔۔۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

وزیر خوراک: تو ہماری یہ جو گندم اس وقت جو پڑی ہے 77 ہزار میٹرک ٹن گندم، تو پہلے ہم اس گندم سے مختلف Samples اٹھا کر لے گئے پی سی ایس آئی آر لیب میں کیونکہ ہم ایک Authentic lab کی طرف جا رہے ہیں، اس کی طرف پھر رہے ہیں کہ آیا یہ گندم Human consumption کے لئے قابل ہے کہ نہیں جو آپ کے وقت میں، پی ڈی ایم کے وقت میں خریدی گئی ہے، تو ہم اس کو پھرا رہے ہیں، تو اس کے اندر ہمیں یہ اطلاع ملی، ریزلٹ سے ہمیں سب کچھ ملا کہ یہ گندم انسانی استعمال کے لئے وہ تمام جو اس کے اندر Ingredients ہیں، یہ انسانی استعمال کے قابل نہیں ہے لیکن چونکہ ایک لیب جو ہے، اس پر تکیہ نہیں کیا جاسکتا، تو ہم یہ گندم کے Samples اٹھا کر ہم قریشی کے لیب میں لے گئے، قریشی والوں نے کہا کہ اس کے اندر جو بھی اجزاء ہیں، یہ اجزاء Human consumption کے لئے اس کو استعمال کیا جاسکتا ہے، تو دو قسم کے سوالات اس میں پیدا ہوئے کہ ایک لیب کا ریزلٹ ایک طرح آگیا اور دوسری لیب کا ریزلٹ دوسری طرح آگیا، تو ہم نے ایک ہائی لیول کی کمیٹی بنائی، کیبنٹ کے اندر Decision ہوا جس میں ایک مائیکرو بیالوجسٹ تھا، اس کے اندر ایک فوڈ ٹیکنالوجسٹ تھا، اس کے اندر ایک ہمارا جو ایگریکلچر ریسرچ والا کا جو ادارہ ہے، اس کا نمائندہ، پانچ مختلف لوگوں نے اس میں ابھی یہ سارا کچھ کام کر کے ہم نے فیصل آباد میں اس سے بھی ایک اچھی جگہ ہے کو ہم نے اس کو بھیج دیا ہے، ان شاء اللہ دو تین دن کے اندر بدھ کو اس کا ریزلٹ بھی آجائے گا کیونکہ ہم کسی صورت بھی Infested گندم جو انسانوں کو تو چھوڑو، اگر وہ جانوروں کے قابل نہ ہو تو ان کو بھی کبھی نہیں دیں گے، آپ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کے لئے SOPs بنائے، تو SOPs ہم نے بالکل بنائے ہیں، کیبینٹ نے ہمارے SOPs کو Approve کیا ہوا ہے، اگر عدنان بھائی آپ یا جو دوسرے ساتھی ہیں، جب بھی وہ دیکھنا چاہتے ہیں، وہ اس وقت تو میرے پاس نہیں ہیں، اگر ہم اس کو کسی بھی وقت بلا لیں تو وہ دو منٹ کے اندر بھی یہاں ہمارے پاس پہنچ سکتے ہیں، ان SOPs میں یہ تھا کہ جتنی بھی گندم کی خریداری ہو گی، اس میں اس ضلع کا جو Godown ہے تو اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر کا نمائندہ، وہاں کے فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا نمائندہ، ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کا نمائندہ اور ایک ہمارا جو ریونیو ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کا نمائندہ، وہ اس کمیٹی کے ممبران تھے اور ان کی Top supervision نیب اور اینٹی کرپشن کے حوالے کی گئی تھی، ہم نے یہ جو گندم خریدی ہے، یہ ہم نے First come first serve کی بنیاد پر اور ہمارے پاس گندم کی گنجائش کتنی ہے؟ وہ ایک لاکھ 41 ہزار کے بعد چار لاکھ 50 ہزار میں سے کاٹ کر یہ باقی ہمارے پاس گنجائش تھی، یہ ہمارے Strategic reserves ہیں، خیبر پختونخوا میں سب سے بڑا Godown جو ہے یہاں پر اضاخیل میں ہے، سیکنڈ جو ہمارا دوسرا بڑا Godown ہے وہ ڈیرہ اسماعیل میں ہے، تیسرا بڑا Godown پشاور میں ہے، چوتھا بڑا Godown مردان میں ہے، اس طرح پورے صوبے کے بائیس Godowns جو ہیں یہ Official ہمارے Godowns ہیں۔ اس کے علاوہ باقی صوبے میں چار پانچ جگہوں پر ہم نے یہ Godown جو یہ فلور ملز کے Under ان کو ہم نے عارضی طور پر اس Godowns کا درجہ دیا گیا ہے، ہم نے اس میں جو بھی خریداری کی، یہ ہم نے اس کمیٹی کی موجودگی میں ہر جگہ بھی جو Requirement تھی، اگر آپ مجھ سے کچھ انفارمیشن لینا چاہتے ہیں تو میں آپ کو بتادوں کہ پشاور کے گودام کے

اندر ہماری Storage capacity جو ہے وہ 40ہزار 100 میٹرک ٹن کی ہے، ایبٹ آباد میں 11ہزار 500 کی ہے، اضاخیل میں ایک لاکھ 21ہزار میٹرک ٹن کی ہے، بنوں میں 15ہزار کی ہے، بٹگرام میں دوہزار کی ہے، بونیر میں آٹھ ہزار ہزار کی ہے، چارسدہ میں تین ہزار، چترال کی 13ہزار 250 اور ڈی آئی خان کی 55ہزار 500، دیر لوئر میں 11ہزار 600، دیر اپر میں 15 سو، ہنگو میں پانچ ہزار، ہری پور میں 13 ہزار، کرک میں آٹھ ہزار، کوہاٹ میں 16 ہزار 100، کوہستان میں 500 میٹرک ٹن، لکی مروت میں ایک ہزار میٹرک ٹن، مانسہرہ میں سات ہزار 900 میٹرک ٹن، ملاکنڈ میں 18ہزار 800 میٹرک ٹن، مردان میں 27ہزار میٹرک ٹن جبکہ نوشہرہ میں سات ہزار میٹرک ٹن، شانگلہ میں 14 سو، صوابی میں 15 ہزار اور سوات میں 9 ہزار 100 جبکہ ٹانک میں ایک ہزار میٹرک ٹن ان Godowns کی Total capacity ہے، اس میں جو ایک لاکھ 41ہزار کے علاوہ جو گندم تھی اس میں ہم نے دو لاکھ آٹھ ہزار میٹرک ٹن گندم ہم نے خریدی ہے اور دو لاکھ آٹھ ہزار میٹرک ٹن جو گندم ہے وہ ہم نے زیادہ تر کوشش کی ہے کہ ہم پنجاب سے جو گندم آکر ہم نے جو اوپن مارکیٹ تھی First come first serve پر ہم نے یہ سارا کچھ خریدا ہے، تو جو گاڑیاں پہلے آتی تھیں، آپ کو یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ ہمیں تین لاکھ میٹرک ٹن کی ضرورت تھی لیکن ہم نے دو لاکھ آٹھ ہزار کیوں خریدی؟ اس لئے کہ ہر Godown کے سامنے ہزاروں گاڑیاں کھڑی ہوتی تھیں، First come first serve کے فارمولے کو سارے لوگ Sabotage کرتے تھے، مختلف لوگ آکر زبردستی ہوتی تھی، وہاں پر لڑائیاں جھگڑے ہوتے تھے، اس کی وجہ سے کتنے Godowns کے اوپر فائرنگ ہوئی، پھر پراونشل گورنمنٹ کیبنٹ میں ہم لوگ اس کو لے گئے اور وہاں پر ہم نے دو لاکھ آٹھ ہزار پر اس کو Cape کر دیا، ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں، پوری اسمبلی کو دعوت دیتے ہیں کہ ہم نے جو گندم خریدی ہے، سارے لوگ آ سکتے ہیں، ہماری والی گندم جو خریدی ہے وہ بھی دیکھی جائے اور جو گزشتہ Care taker حکومت میں خریدی گئی تھی، پی ڈی ایم کی گورنمنٹ میں، اس کا بھی موازنہ کیا جائے تاکہ پتہ چل سکے کہ کہاں کس نے کونسی گندم خریدی ہے؟ اور آج فوڈ ڈیپارٹمنٹ کو شرمندگی کا جو سامنا کرنا پڑ رہا ہے کہ اخبارات میں اس کے پیچھے بیانات آتے ہیں، وہ پی ڈی ایم کے وقت میں خریدی ہوئی گندم ہے جس کا جواب بھی ہم ابھی اس کے لئے تیاری کر رہے ہیں تاکہ اس کا جواب ہم دے سکیں۔ اگر اس کے اندر وہ گندم Infested ہو تو ہم کبھی بھی اس کو انسانوں کو نہیں کھلائیں گے اور ہم نے جو گندم خریدی ہے تو ہم اس کی دعوت دیتے ہیں کہ اگر کہیں پہ بھی یہ بات ثابت ہو جائے تو ہم اس کے ذمہ دار ہوں گے لیکن جو اس وقت گندم خریدی گئی ہے، اس وقت کے لوگ اس کے ذمہ دار ہوں گے، چاہے اس میں افسران ملوث ہوں، چاہے اس میں سیاسی لوگ ملوث ہوں، چاہے اس میں سرکاری افسران جو بھی ہوں، فوڈ ڈیپارٹمنٹ ہو، جس وقت میں جو کچھ بھی ہو گا تو اس وقت کے لوگ اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ (تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: عدنان خان کا مائیک On کریں۔

جناب عدنان خان: منسٹر صاحب نے خود وہ کہہ دیا ہے اور دعوت بھی دے دی ہے کہ آپ وہ کر دیں، ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ اگر پی ڈی ایم کے دور میں کوئی غلط کام ہوا ہے، ایک تو میں ریکارڈ درستگی کے لئے منسٹر کے نالج میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ جو Seventy thousand اور Forty thousand میٹرک ٹن گندم کی جو بات ہو رہی ہے تو منسٹر صاحب، میں یہ ریکارڈ درستگی کے لئے کیونکہ ڈیپارٹمنٹ نے ہو سکتا ہے اس کو غلط انفارمیشن دی ہو، یہ 2021 اور 2022 کی خریداری ہے، اس وقت ہمارے تو خان صاحب منسٹر تھے، نمبر ایک، ایک تو ریکارڈ کی درستگی کے لئے منسٹر صاحب کوئی اس میں وہ بات نہیں ہے کیونکہ میں آپ کے اوپر وہ انگلی نہیں اٹھاتا ہوں، میں کہتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے اگر کوئی غلط کام کیا تو کم از کم آپ اس کو سپورٹ نہ کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو خریداری ہوئی ہے، ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ خریداری Transparent طریقے سے نہیں ہوئی ہے، تو اس کو کمیٹی میں ریفر کر دیں، ہم وہاں پہ بیٹھ کر اس کو Probe کر لیں گے اور کوئی مسئلہ نہیں ہے، ہم تو یہ نہیں کہتے ہیں، ہم تو یہ کہتے ہیں کہ آپ ڈیپارٹمنٹ کی غلطی اپنے سر نہ لیں اور آپ نے خود ہی کہہ دیا، چونکہ منسٹر صاحب بڑے محترم ہیں، اس نے کہہ دیا کہ آپ لوگ Probe کریں، تو ہم تو یہی کہتے ہیں، ہم تو Probe کے لئے یہ کوسچن لائے ہیں کہ اس کے اوپر یعنی Proper probe ہو جائے تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی نکل آئے گا کہ یار! کتنی خریداری ہوئی ہے، کس طریقے سے ہوئی ہے؟ کیونکہ مجھے تفصیل اگر یہ Provide کر دیتے، ابھی جس طرح منسٹر صاحب بڑے طریقے سے وہ بیان کر رہے ہیں لیکن یہ تفصیل ان کو یہاں پہ میں Mover ہوں مجھے دینی چاہیئے تھی لیکن بہر حال وہ نہیں دی ہے، تو یہ کمیٹی میں اگر بھیج دیں تو میں بڑا مشکور رہوں گا۔

جناب سپیکر: عدنان خان، آپ وزیر محترم کے اتنے Comprehensive جواب سے مطمئن نہیں ہوئے؟

جناب عدنان خان: سر، یہ تو خود کہہ رہے ہیں، خود دعوت دے دی ہے، فلور آف دی ہاؤس دعوت دے دی ہے، تو میں یہی کہتا ہوں کہ ۔۔۔۔

وزیر خوراک: سر، میں بتاتا ہوں تفصیل سے، ابھی میں نے پورا جواب بھی نہیں دیا، میں آپ کو بتاتا ہوں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: وزیر محترم، اس طرح کرتے ہیں کہ ان کے کوسچن پہ آ جاتے ہیں، یہ مجھے آپ کی تفصیلوں سے مطمئن ہونے والے نہیں لگتے، ٹھیک ہے، آپ جتنی بھی ان کو بات سنائیں گے یہ آگے سے پھر۔۔۔۔

وزیر خوراک: سر، باقی اسمبلی تو کم از کم مطمئن ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: اس پہ ہم دیکھتے ہیں اور یہ جو کہہ رہے ہیں کہ SOPs ان کا ایک نکتہ تھا 'پرچیز' کمیٹی، تو چلیں نیچے واضح ہو گئی کہ کون کون ہیں؟ ان کو SOPs نہیں ملے، امدادی قیمت کی انہوں نے بات کی، سرکاری ریٹ کی بات کی، آج کا ریٹ پوچھا ہے، یہ چیزیں ان کو بتا دیں تاکہ ۔۔۔۔

وزیر خوراک: انہوں نے پوچھا ہے کہ 3900 روپے کی امدادی قیمت کے حوالے سے سر، اس ملک میں ایک سسٹم ہے، وہ سسٹم یہ ہے کہ گندم کی سالانہ امدادی قیمت اگر میں غلط کہتا ہوں تو یہ مجھے اس وقت بھی چیلنج کر سکتے

ہیں، 3900 روپے اسی سال یعنی جو 2024 کے لئے، یہ وفاق کی ECC (Economic Coordination Committee) ہے جو کہ یہ پورے پاکستان کے لئے ریٹس Decide کرتی ہے اور اس کو Minimum support price کہا جاتا ہے، Minimum support price کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ Farmer کو سپورٹ دے، تو یہ اس مقصد کے لئے تین ہزار اس کو صحیح پتہ بھی ہے لیکن میرے دوست ج عدنان بھائی یہ خواہ مخواہ مجھ سے باتیں کروانا چاہتے ہیں، یہ 3900 روپے Minimum support price جو رکھی گئی ہے تو ہم نے اسی حساب سے یہ گندم خیبر پختونخوا میں خریدی ہے، ہم نے کوئی اپنا دوسرا ریٹ اس کے لئے مقرر نہیں کیا اور یہ ریٹ ابھی اسی سال بھی اور یہ ہماری بدقسمتی ہے سر، کہ یہ 3900 روپے ریٹ والی جو گندم ہم نے ابھی اس سال بھی خریدی ہے اپنے صوبے میں، پاسکو نے یہ خراب گندم یوکرین والی یہ صوبوں کو جس کو اب یہ سارا دن اخبارات کی زینت بناتے ہیں، چینلوں پہ اس پہ بیانات دیتے ہیں، یہ ان کی خریدی ہوئی گندم ہے، پی ڈی ایم کی خریدی ہوئی گندم ہے اور پورے پاکستان میں ابھی اس کو تقسیم کیا جارہا ہے لیکن صوبے اس کو لینے سے انکاری ہیں، قرض پہ بھی کوئی تیار نہیں ہے کہ اس کو قرض پہ بھی لے لے۔ جناب سپیکر، انہوں نے کہا کہ ضلع وائز کتنا کوٹہ کس ضلع میں درکار ہے؟ وہ میں نے تفصیل بتادی ہے کہ ہر ضلع کے اندر ہمیں اتنے ہمارے Godowns کی Capacity ہے۔

<u>جناب عدنان خان</u>: کمیٹی بھیج دیں، ابھی اس میں کیا ہے؟

<u>وزیر خوراک</u>: سر، یہ مطمئن ہیں تو Thank you very much.

<u>جناب عدنان خان</u>: ہم منسٹر صاحب سے کہتے ہیں کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

<u>وزیر خوراک</u>: نہیں، کمیٹی کو کیوں بھیجتے ہیں؟ میں خود جواب دیتا ہوں، کمیٹی میں تو لوگ اس لئے لے جاتے ہیں جہاں پہ میں جواب نہ دے سکوں، میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں ہر ایک بات پہ، اگر آپ مجھ سے مطمئن نہیں، مطمئن تو کبھی نہیں ہوں گے، کمیٹی تو تب لوگ جاتے ہیں میرے بھائیو! میرے بہت ہی یہ دونوں بڑے محترم دوست ہیں، کمیٹی تو وہ لوگ جاتے ہیں۔۔۔

<u>جناب عدنان خان</u>: نہیں، منسٹر صاحب، ہم یہ کہتے ہیں کہ خیر ہے جناب سپیکر صاحب، ہماری صرف یہ ریکویسٹ ہے، ٹھیک ہے جو غلطی وہاں پہ ہوئی اس کو بھی ہم ٹھیک کر دیں گے، ہم تو یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ پاسکو والی گندم ہے یا اس والی گندم ہے، سر، اس کی بڑی تفصیل میں میں نہیں جانا چاہتا ہوں، انہوں نے تو مجھے کوئسچن کا جواب بھی صحیح طریقے سے نہیں دیا ہے، ابھی SOPs مجھے یہاں پہ پڑھا رہے ہیں کہ یہ یہ SOPs تھیں، اگر SOPs میں یہاں پہ پڑھنا شروع ہو جاؤں، میں نے وہ نکالی ہوئی ہے، تو ایک بھی SOP گندم کی خریداری میں Follow نہیں ہوئی ہے اور یہ جو Support price ہے 3900 Per forty six kg، یہ Farmer کے لئے ہے، یہ Farmer کے لئے ہے، یہ اس کے لئے نہیں ہے۔ (شور اور قہقہے)

<u>جناب سپیکر</u>: جی اکبر ایوب خان۔

جناب اکبر ایوب خان: شکریہ جناب سپیکر، عدنان خان ذرا آپ تشریف رکھیں جی۔ جناب سپیکر، میں نے اپنی زندگی کے تقریباً آٹھ نو سال آٹے کی مل چلائی ہے، جب میں چھوٹا تھا اور کاروبار کرتا تھا، ابھی میں چھوٹا نہیں ہوں، ابھی میں بوڑھا ہوں۔ (قہقہے) جناب سپیکر، اس سال جب گندم کی خریداری کا کہا گیا اور اس میں بہت زیادہ ایک Emergent nature تھی، اس کی وجہ یہ تھی کہ اس سے پہلے دو تین سال اتنا زیادہ گندم کا بحران آیا اور آٹے کی قیمت اتنی زیادہ بڑھی کہ گورنمنٹ نے اپنی ایک Full effort کی کہ جتنی زیادہ سے زیادہ گندم ہم خرید سکیں وہ صوبے کے لئے اچھا ہے، Normally میرا خیال ہے کہ پچاس ہزار کو بھی Normally یہ جب خریداری کرتے ہیں سال کی تو یہ Touch نہیں کرتے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس قسم کی Bumper crop پچھلے تین چار پانچ سالوں میں ہمارے صوبے میں نہیں آئی اور دوسری بات یہ بھی بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کہ اس میں پنجاب کی گندم بھی خریدی گئی ہے اور یہ کھلی اجازت دی گئی تھی کہ بھئی! جہاں سے آپ کو گندم ملتی ہے، ہم نے اپنی گندم خریدنی ہے تاکہ کل ہم پاسکو سے یا کسی اور ادارے کے آگے ہمیں اپنے ہاتھ نہ پھیلانے پڑیں، پھر وہ Double price پہ اور ڈالرز میں ہم Payment کرکے وہ گندم خریدتے ہیں، تو ایک بہترین طریقے سے گندم خریدی گئی ہے، اس کو میرے خیال ہے ویسے ہی ایشو بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ SOPs کی کاپی کے لئے میں منسٹر صاحب کو ریکویسٹ کروں گا کہ آپ عدنان خان کو دے دیں، آج صوبے کے Godowns ماشاء اللہ اس میں اچھا ہمارے پاس سٹاک پڑا ہوا ہے اور آٹے کی قیمت بھی ماشاء اللہ اس وقت حالات کے مطابق ہے، اگر پچھلے سالوں کے حساب سے دیکھیں تو بہتر ہے اور Controlled ہے، تو عدنان خان سے گزارش ہے، بس آپ کو اچھا جواب مل گیا ہے، ایک دو چیزیں جو آپ کو چاہئیں وہ یہ آپ کو فراہم کر دیں گے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: جی جلال خان، جلال خان کا مائیک On کر دیں۔

جناب جلال خان: سپیکر صاحب، یہی Same Question میں نے بھی جمع کیا ہوا تھا اور اسے Disallow کیا گیا ہے، تو میرے خیال میں اس میں ہمارے معزز منسٹر کو کوئی ایشو ہونا بھی نہیں چاہیئے، اگر کمیٹی میں چلا جائے، تو منسٹر صاحب نے جو بریف دیا ہے، تو اس کی تھوڑی اور بھی زیادہ Transparency آ جائے گی۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، آپ کا Point plead ہو گیا۔ جناب عدنان صاحب، یہ آپ مجھے کہیں کہ آپ مطمئن ہیں؟ تو بس میں اس طرح دیکھوں، اگر مطمئن نہیں تو میں اس طرح دیکھوں۔

جناب عدنان خان: جناب سپیکر، ساتھ چلانا چاہتا ہوں، باقی ان کے پاس میجارٹی ہے، میں یہ نہیں کہتا ہوں لیکن سر، میں ایک چیز صرف ریکارڈ کے لئے میں کہہ رہا ہوں، باقی تو وہ 'No' اور 'Yes' میجارٹی میں کر دیں گے، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ جو ایک 3900 support price ہے، یہ صرف کسانوں کے لئے ہے، یہ آڑھتی کے لئے نہیں، یہ فلور ملز کے لئے نہیں ہے، کسی پنجاب کے لئے نہیں ہے، نمبر ایک۔ دوسری بات یہ ہے کہ شکر ہے کہ خود ہی منسٹر صاحب نے فلور آف دی ہاؤس پہ Accept کر لیا ہے کہ یہ گندم ہم نے پنجاب سے خریدی ہے، ہمارے Farmers سے نہیں خریدی گئی ہے، جو حق ہے ہمارے Farmers کا، وہ حق انہوں نے چھین لیا ہے۔

ہم صرف یہ چیزیں ریکارڈ پہ لا رہے تھے کہ ہمارے Farmers کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، Support price کسان کی ہے، وہ آڑھتی کی نہیں ہے لیکن یہ ساری چیزیں ریکارڈ پہ لے آ چکے ہیں، اس کے اوپر ووٹنگ کر لیں تاکہ یہ ریکارڈ کا حصہ بن جائے کیونکہ میں دست بردار نہیں ہوں گا، صرف میں ریکارڈ پہ یہ باتیں لانا چاہتا ہوں اور اس کے اوپر پھر ووٹنگ کر دیں۔

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

جناب محمد ظاہر شاہ (وزیر خوراک): سر، عدنان بھائی نے میری بات کو تھوڑا سا Twist کر دیا ہے کیونکہ صوبے کے اندر یہاں کی جو پیداوار ہے، یہاں سے ہم نے گندم کی خریداری کے لئے پہلے جو دس دن دیئے تھے، یہ بھی SOPs کا ایک حصہ ہے جس میں کہ لوکل گندم خریدی جائے گی، یہ پورے دن اس کے لئے تھے، اس میں پچاس ہزار میٹرک ٹن گندم اس صوبے کے اندر سے خریدی گئی، پچاس ہزار میٹرک ٹن اس سے زیادہ اس صوبے میں Capacity نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وزیر محترم، میری عرض سن لیں، یہ Mover اور ان کے ساتھی جو ہیں ناں یہ بالکل آپ کی بات سمجھنے کو تیار نہیں ہیں، یہ ہر صورت میں چاہتے ہیں کہ اس پہ ووٹ ہو، تو میرا خیال ہے اس کو بجائے لمبی ڈسکشن کے اس کو ووٹ پہ Put کرتے ہیں، یہ تو ریکارڈ میں ویسے بھی تو آ گیا ہے، اگر ووٹ نہ بھی کریں تب بھی ریکارڈ پہ آ گیا ہے۔ اچھا آپ Withdraw کرتے ہیں؟ تو ریکارڈ تو پھر بھی آ گیا ہے۔

جناب عدنان خان: یہ ہمارے کسانوں کے خلاف ہے، صرف یہ ریکارڈ پہ لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

Is it the desire of the House that Question No.452 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

کس نے چیلنج کیا ہے؟ چلیں جی، Yes والے پہلے کھڑے ہو جائیں جی۔ اب بس یہ کلیئر ہے۔

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it.

(مداخلت)

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں، ابھی کوئی کوئسچن نہیں ہے (شور) کس کے پیچھے گئے تھے؟ اب وہ ٹائم چلا گیا ہے، ٹھیک ہے اس کو کل ہم دیکھ لیں گے، نہیں نہیں پہلے مجھے یہ لینے دیں، اب نہیں ہوتا ہے، نہیں نہیں، آپ بیٹھ جائیں، پلیز آپ بیٹھ جائیں۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

355 _ جناب احسان اللہ خان: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پی کے۔115 تحصیل درہ زندہ اور کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان میں بیشتر سکولوں میں اساتذہ تعینات نہیں ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) تحصیل درہ زندہ اور تحصیل کلاچی کے کتنے اسکولوں میں اساتذہ کی کمی ہے؟ تمام سکولوں کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) خالی پوسٹوں پر اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

جناب فیصل خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف)۔

(ب) (i) تحصیل درہ زندہ اور کلاچی کے سکولوں میں اساتذہ کی جہاں کمی ہے ان کی لسٹ ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) خالی پوسٹوں پر اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کر رہا ہے۔

1۔ میڈیکل اور دوران ملازمت اموات پر تعیناتی مستقل قریب میں کی جارہی ہے۔

2۔ خالی آسامیوں پر اشتہار بھی دیا جارہا ہے جن کی تفصیل صوبہ بھر کی اخبارات میں دی جائیگی۔

393 _ جناب سجاد اللہ: کیا وزیز برائے اعلیٰ تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہستان میں پٹن کالج موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو۔

(i) مذکورہ کالج میں منظور شدہ پوسٹوں کی تعداد کتنی ہے اور موجودہ وقت کتنا عملہ تعینات ہے اور کون کون سے پوسٹ پر کام کر رہا ہے؛

(ii) طلباء کی پڑھائی کی کیا صورتحال ہے۔ نیز مذکورہ کالج میں سٹاف کی کمی کو کب تک پورا کیا جائے گا۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مینا خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) (i) مذکورہ کالج میں منظور شدہ پوسٹوں کی کل تعداد 40 ہے جن میں سے بیس ٹیچنگ سٹاف اور بیس باقی سٹاف پر مشتمل ہے جبکہ موجودہ تعیناتی عملہ کی تعداد 23 ہے جن کی تفصیل نیچے دیئے گئے ٹیبل میں درج ہے۔

(ii) طلباء کی پڑھائی اور نتائج تاحال تسلی بخش ہیں، سٹاف کی کمی پورا کرنے کے لئے مختلف اقدامات اٹھائے جارہے ہیں جیسے جے ایم سی (JMC) کی سطح پر ریشنلائزیشن، کالج فنڈ سے سٹاف کی فراہمی اور پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مستقل بھرتی کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ امید ہے کہ جلد سٹاف کی کمی پوری کردی جائے گی۔

نمبر شمار	پوسٹ کا نام	منظور شدہ پوسٹیں	موجودہ عملہ	خالی سیٹیں
1	اساتذہ	20	9	11
2	آفس اسسٹنٹ	1	1	0
3	لیب اسسٹنٹ	4	3	1
4	لیب اٹینڈنٹ	4	3	1
5	سینیئر کلرک	2	0	2

1	0	1	جونیئر کلرک	6
1	2	3	چوکیدار	7
0	1	1	مالی	8
0	2	2	نائب قاصد	9
0	2	2	سویپر	10
17	23	40	کل	

385 _ جناب محمد ریاض (پی کے۔95): (الف) کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ ڈائریکٹر (آئی ایم سائنس) کو نگران حکومت کے دوران مقرر کیا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو۔

(i) ڈائریکٹر (آئی ایم سائنس) تقرری کا طریقہ کار کیا ہے؛

(ii) آیا نگران حکومت ڈائریکٹر کی تقرری کر سکتی تھی؛

(iii) تقرری کے لئے قانونی تقاضے پورے کئے گئے ہیں، تمام تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مینا خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی نہیں، موجودہ ڈائریکٹر (آئی ایم سائنس) کی تقرری دوران نگران حکومت میں نہیں ہوئی تھی بلکہ ان کی تقرری مورخہ 12 جنوری 2023 کو بورڈ آف گورنرز کے تیئسویں اجلاس میں عمل میں لائی گئی تھی۔ (اجلاس کے منٹس کی کاپی ایوان کو فراہم کی گئی) جبکہ خیبر پختونخوا اسمبلی 18 جنوری 2023 کو تحلیل ہوئی تھی۔

389 _ جناب محمد ریاض (پی کے۔95): کیاوزیر ابتدائی وثانوی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2023 میں ڈی ای او لوئر کرم اور سنٹرل کرم کی تعیناتی کیلئے ایک سمری وزیر اعلیٰ کو ارسال کی گئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو، تو ڈی ای او لوئر کرم اور سنٹرل کرم کی تعیناتی کی سمری منظور ہوئی ہے؟ اگر نہیں ہوئی تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب فیصل خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ درست ہے کہ 2023 میں ڈی ای او لوئر کرم اور سنٹرل کرم کی تعیناتی کیلئے سمری وزیر اعلیٰ کو ارسال کی گئی تھی جس کو محکمہ داخلہ نے مندرجہ ذیل اعتراضات لگا کر مزید وضاحت کے لئے محکمہ ہذا کو واپس کر دی تھی۔

(i) اپر کرم، لوئر کرم اور سنٹرل کرم (سنی علاقوں) میں اساتذہ کی کل تعداد۔

(ii) اپر کرم اور لوئر کرم (شیعہ علاقوں) کے سکولوں میں اساتذہ کی خالی آسامیاں جہاں (الف) اوپر والے اساتذہ کو ایڈجسٹ کیا جا سکتا ہے۔ محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم نے مذکورہ سمری متعلقہ حکام کو مزید کارروائی کے لئے بھیجی اور لگائے گئے اعتراضات کو جلد از جلد دور کرنے کی ہدایت کی جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: 'Leave applications': درج ذیل ارکان اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: محترمہ شہلا بانو صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب طفیل صاحب انجم، سپیشل اسسٹنٹ برائے سی ایم، پانچ یوم، 30 دسمبر تا 3 جنوری، 2025؛ جناب امجد علی خان صاحب، سپیشل اسسٹنٹ برائے سی ایم، آج کے لئے؛ مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر صاحب، ایم پی اے، پانچ یوم، 30 دسمبر تا 3 جنوری 2025؛ جناب ہشام انعام اللہ خان صاحب، ایم پی اے، 33 یوم، 30 دسمبر 2024 تا 31 جنوری 2025؛ جناب عجب گل خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب امیر فرزند خان صاحب، ایم پی اے، تین یوم، 30 دسمبر 2024 تا یکم جنوری 2025؛ جناب احسان اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ ارباب محمد عثمان خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب فتح الملک علی ناصر صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب محمد اقبال خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب عبید الرحمان خان صاحب، ایم پی اے، دو یوم، 30 اور 31 دسمبر، 2024۔
Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

نماز کا وقفہ کر لیتے ہیں، اس کے بعد ایڈجرنمنٹ موشنز لے لیتے ہیں، نماز کا وقفہ ہو گیا ہے، چلیں اس سے واپس آ جائیں۔ اب وقفے کے دوران باتیں نہیں کر سکتے۔

(اذان مغرب)

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

تحریک التواء

Mr. Speaker: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Item No. 6. 'Adjournment Motions': Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his adjournment motion No. 17, in the House. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

جناب احمد کنڈی: تھینک یو سپیکر صاحب، یہ تحریک التواء ہے۔

جناب سپیکر، معمول کی کارروائی روک کر صوبے میں امن وامان کی مخدوش صورتحال پر قاعدہ 73 کے تحت تفصیلی بحث کی اجازت دی جائے۔ جیسا کہ خیبر پختونخوا میں آئے روز دہشتگردی کے واقعات جس کا تسلسل گزشتہ تین دنوں میں تواتر کے ساتھ تین واقعات جن سے وادی تیراہ اور بنوں مالی خیل کے علاقوں میں دہشتگرد حملوں میں تقریباً بیس سے زائد سیکیورٹی اہلکاروں کی شہادت، تو دوسری جانب ضلع کرم کے علاقے میں مسافر گاڑیوں پر خودکار ہتھیاروں سے حملے کے نتیجے میں چوالیس افراد بشمول بچے اور خواتین شامل تھیں کو بے دردی سے شہید کر دیا گیا۔ لہذا صوبائی حکومت فی الفور اپنی غیر ضروری سرگرمیوں کو ترک کر کے عوامی مفاد کی خاطر اسمبلی

اجلاس جلد از جلد طلب کرکے امن وامان کی اس بگڑتی ہوئی صورتحال پر اقدامات کی خاطر اس نوٹس کو ایجنڈے میں ہنگامی بنیادوں پر شامل کرکے تفصیلی بحث کے لئے منظور کرایا جائے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honourable Member, may be admitted for detailed discussion? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the adjournment motion is admitted for detailed discussion. 'Call Attention Notices': Ms. Shehla Bano, MPA, to please move her call attention notice No. 56, in the House. Deferred, as requested by the honourable, MPA. Call attention notice No. 66, Arbab Muhammad Usman Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 66, in the House. Deferred, as requested by the honourable Member.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت بینک آف خیبر مجریہ 2024 کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The Minister for Law, to please introduce the Bank of Khyber (Amendment) Bill, 2024, in the House. Minister for Law, please.

Mr. Aftab Alam Afridi (Minister for Law): I intend to introduce the Bank of Khyber (Amendment) Bill, 2024, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

خیبرپختونخوا ریونیو اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2022-23 کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No 9. The honourable Minister for Revenue and Estate, to please lay the annual report of the Khyber Pakhtunkhwa, Revenue Authority for the year 2022-23, in the House. The honourable Minister for Revenue and Estate. The said report to be laid by the honourable Minister for Law.

Minister of Law: I intend to lay the annual report of the Khyber Pakhtunkhwa, Revenue Authority for the year 2022-23, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

جناب محمد ریاض (پی کے۔95): جناب سپیکر صاحب، میرا وہ کوئسچن ہے جی۔

جناب سپیکر: اب اس کو ڈیفر کیا گیا ہے، خیر ہے ہم اس کو دوبارہ Admit کرلیں گے۔

جناب محمد ریاض (پی کے۔95): سر، ڈیفر کرلیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری تو ایک گزارش ہے کہ یہ جو آفتاب صاحب نے ریونیو رپورٹ پیش کی ہے، تو میں اس پہ تھوڑا سا اگر آپ کی اجازت ہو، صرف ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، اگر آپ اپنے خیبر پختونخوا اسمبلی کے Rule 200 کو دیکھ لیں جس میں اس اسمبلی کے رولز نے ہمارے فورم کو پابند کیا ہوا ہے کہ جب بھی کوئی رپورٹ Lay ہوگی تو اس میں انہوں نے کہا ہوا ہے کہ Rule 196 کے تحت یا 198 / Rule 197 کے تحت

جن میں مختلف رپورٹس ہیں، نیشنل فنانس کمیشن کی رپورٹ ہے، پرنسپل آف پالیسی کی رپورٹ ہے، اسلامک آئیڈیالوجی کی رپورٹ ہے، یہ مختلف رپورٹیں ہیں، اسی طرح KPRA کی بھی رپورٹ ہے، یہ بڑی اہم رپورٹ ہے جو آج منسٹر صاحب نے یہاں پہ ٹیبل کی، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ رولز ہمیں پابند کرتے ہیں کہ ہم نے اس کے اوپر ڈسکشن کرنی ہے، And Speaker shall fix the date، تو میں صرف آپ کی یاددہانی کے لئے کہ این ایف سی کی Biannual report lay ہوئی ہے جس کے لئے کئی دفعہ دست بستہ میں نے آپ سے گزارش کی ہے کہ آپ خدارا ایک Date fix کریں، میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی بڑی اہم رپورٹ ہے، ٹھیک ہے لاء اینڈ آرڈر بھی آج اس صوبے کا اہم موضوع ہے لیکن Biannual report of NFC جو ٹیبل ہو چکی ہے، گو کہ اس کے اوپر ہمیں بڑے اعتراضات ہیں لیکن According to the rule 200 the Speaker shall fix the date for the discussion. So, I request, humbly request the Chair to please fix the date for the NFC biannual report and also for the Khyber Pakhtunkhwa Revenue Authority report، تو یہ آپ سے بڑی گزارش رہے گی اور آج اس سے آگے میری جو تحریک التواء ہے، نثار باز صاحب کی ریکویسٹ ہے کہ وہ آج بات کرنا چاہتے ہیں، میں کل کر لوں گا، نثار باز صاحب کو اگر آپ اسی تحریک التواء پہ کیونکہ وہ خواہش مند ہے کہ پہلے بات کر لیں، تو میری آپ سے یہ ریکویسٹ ہے کہ میں اپنی بات کل کر لوں گا، آج نثار باز صاحب اور باقی ساتھی بات کرنا چاہتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا، اس طرح ہے کنڈی صاحب، رپورٹ پر بحث کے لئے Date fix کی تھی، اس دن آپ نہیں تھے، میں بھی نہیں تھا، ڈپٹی سپیکر صاحبہ اس دن چیئر کر رہی تھیں تو پھر اس کو ڈیفر کر دیا گیا تھا، تو ٹھیک ہے اس کے لئے ہم کوئی مناسب دن دیکھ کر وہ Fix کر لیتے ہیں، تو پھر اس پہ ہم ڈیٹیل ڈسکشن کر لیں گے، تو اس Week تو میرا خیال ہے یہ ابھی دیکھ لیں، کوئی دن دیکھ لیں، ہم کر لیتے ہیں اور ابھی فی الحال ہم لاء اینڈ آرڈر کو ڈسکس کرتے ہیں اور اس پہ دیکھ لیتے ہیں کہ کیا کیا Outcomes اس پہ آتے ہیں۔ جی نثار باز صاحب۔

صوبہ میں امن وامان کی صورتحال پر بحث

(بحوالہ تحریک التواء نمبر 17)

<u>جناب محمد نثار</u>: تهینک یو جناب سپیکرصاحب، څنګه چې کنډی صاحب ذکر او کړو سر، داسې ده چې په دې صوبه کښې حالات خراب دی او په بلوچستان کښې هم حالات خراب دی او دا د نن ورځې نه نه دی بلکه یو تسلسل ئې راروان دے، بیا د دې صوبې زیات تره برخه خلق چې کوم دے هغه پښتانه دی او پښتو ژبه باندې پوهیږی، مونږ چې دلته د هغوی نمائندګی کوؤ نو دا مو خواهش او کوشش وی چې پخپله مورنئی ژبه کښې د هغوی چې کومه مقدمه ده یا کوم احساسات او جذبات دی، هغه په دې فورم باندې وړاندې کړو، زه انتهائی معذرت کوم، که مونږه په اردو کښې هم خبره اوکړو خو د قبائلی اضلاع سره په دې ریاست کښې د میرنئی مور سلوک کیږی، مونږ ته په نیشنل

میډیا کښې کوریج نه ملاویږی، دلته دوه درجن کیمرې لګیدلې دی خو د دې چې کوم مالکان دی هغه زما د علاقې حالات چې څه زمونږ په عوامو تیریږی هغې ته کوریج نه ورکوی او زمونږه Genuine واقعات چې کوم دے سنسر کیږی، هغه په هغه شان نه رپورټ کیږی چې دنیا ته پته اولګی، دې ریاست او ټول عوامو ته پته اولګیږی چې په قبائلی اضلاع کښې څه روان دی؟ سپیکرصاحب، داسې تصور ورکول کیږی د قبائلی اضلاع عوامو ته لکه چې دا مقبوضه علاقه وی او دا خلق د دې ریاست غلامان وی، تاسو به کتلی وی چې تیرو دوه هفتو کښې صورتحال یکسر مختلف شوے دے او د بد امنئ یو بل لهر شروع شوے دے، په بعضې ځایونو کښې چې کوم دے باجوړ یا تیراه یا وزیرستان کښې دا حکم هم د ملټری اسټیبلشمنټ د طرف نه جاری شوے دے چې تاسو خپل کلی خالی کړئ، دلته مونږه آپریشن کول غواړو۔ جناب سپیکر، د دې نه مخکښې چې کوم یویشت (21) میګا آپریشنونه شوی دی او د هر آپریشن نه پس دا وینا اوکړلې شی چې دلته د پرائیویټ ملیشو شتون مونږ ختم کړو او د هغو ملا مو ماته کړله خو د هغې باوجود بیا په دغه علاقو کښې بد امنی شروع شی۔ سپیکر صاحب، دا وارې دا حالات داسې ښکاری د قبائلی اضلاع عوام چې یو خوا د تیر اویا یا پینځه اویا کالو نه چې د کوم وخت نه دا ریاست جوړ کړے شوے دے، د هغې نه راپه دیخوا په تیارو کښې ساتلی شوی وو، یو د ترقئ نه محرومه وو او بیا 2018 کښې د پنځویشتم آئینی ترمیم په شکل کښې دا د پختونخوا برخه شوله خو نه خو هلته د ترقئ کارونه کیږی، نه کوم میګا پراجیکټس شروع دی، نه ئې پراونشل ګورنمنټ Own کوی او نه ئې فیډرل ګورنمنټ Own کوی، ګنی چې دا علاقه یا په دیکښې اوسیدونکی خلق دا د پاکستان شهریان دی او داسې ګمان کیږی چې د تهرډ کلاس سیټیزن نظر مونږ ته کیږی چې دا د دې ریاست تهرډ کلاس سیټیزن دی، نو دا رویه به دې حکومتونو له او دې ریاست له بدلول وی، خلق د بدامنئ نه تنګ راغلی دی، په یره او خوف کښې ژوند تیروی، دغه Initiative به پراونشل ګورنمنټ هم اخلی او فیډرل ګورنمنټ به هم اخلی خو چې د کومو ادارو Responsibility او ډیوټی ده، مونږ د هغوی نه په دې فورم باندې دا سوال پورته کوؤ چې په تیرو یویشت آپریشنونو کښې دغه علاقه او یا مجموعی ټوله پښتونخوا تاسو دا ذکر اوکړو چې مونږ دلته امن قائم کړلو او اوس دې دا آئی ډی پیز خپلو علاقو ته واپس شی په عزت سره او محفوظ ژوند به تیروی، اوس پسې بل د آپریشنونو یو فیصله شوې ده، نو مونږه دا خپل مؤقف واضحه ایږدو چې د قبائلی اضلاع عوام هرګز هیڅ قسمه آپریشن ته تیار نه دی او نه نور چې کوم دے هغوی آئی ډی پیز جوړیدو ته تیار دی۔ زمونږه هغه ترخې تجربې یادې دی چې لس لس اته اته کاله زمونږ د وطن خلق د خپلو علاقو نه Displace شول او د هغې باوجود په دغه خاؤره کښې امن رانغلو، نو دا مسئله

په آپریشنونو د حل کولو نه ده، هاں دوئ چې په کوم ځائې کښې د ترهګرو خلاف ایکشنز کوی او یاIntelligence based operations کوی نو هغه خلقو دوئ کله اودرولی دی او د هغې نه دوئ چا نیولی دی؟ خو عام اولس پکښې Suffer کول، په دې سوړ ژمي کښې اولس د خپلو علاقو نه ایستل چې دوئ Displace شی، نو دا ظلم او بربریت دے، تر څو پورې چې دوئ خپلې Deep state پالیسئ بدلې کړې نه وی، هغه پالیسئ چې د دوئ خواهش او ارمان وو جناب سپیکر صاحب، چې په افغانستان کښې د دوئ د طبعې حکومت جوړ شی او هلته د دوئ د طبعې خلق کښینی، نن په افغانستان کښې د دوئ د طبعې حکومت هم جوړ دے او د دوئ د طبعې خلق هم ناست دی نو بیا ولې په قبائلی اضلاع کښې او پښتونخوا کښې امن نه راځی؟ بیا ولې چې کوم دے زمونږه د پښتنو رونړو سر محفوظ نه دے؟ خو دوئ بد امنئ ته د جنګی معیشت درجه ورکړې ده، چې بدامنی په پښتونخوا کښې زمونږ په خاؤره باندې اوور بلیږی نو د دوئ روزګار او کاروبار به روان وی، چې بد امنئ ختمه شی نو د دوئ جنګی اقتصاد به Collapse کیږی، نو مونږه ورته دا ډیر واضحه وایو او زمونږ چې په دې هاؤس کښې څومره هم ممبرز دی، که د اپوزیشن ممبرز دی او که د ګورنمنټ ممبرز دی، دا زمونږه او ستاسو فرض دی چې مونږه کهلاؤ اوسپینه خبره دلته کیږدو، که مونږه کهلاؤ او سپینه خبره کښینږدو نو بیا به مونږ د دې قوم مجرمان یو ځکه چې د هغوی دې هاؤس ته کتل دی او دا هاؤس یا دا حکومتونه په کوم پوزیشن دی، هغه مونږه او تاسو ته علم دے چې په څومره کمزوری پوزیشن باندې صوبائی یا فیډرل ګورنمنټ دے، نو جناب سپیکر صاحب، زما به یو درخواست وی چې تاسو آئی جی خیبر پښتونخوا رااوغواړئ چې هغوی د دې هاؤس دې معزز اراکینو ته په دې موجوده حالاتو باندې بریفنګ ورکړی چې مونږ خبر شو چې څه روان دی په قبائلی اضلاع کښې او پښتونخوا کښې او د هغې نه وروستو بیا یو In camera briefing هم راؤغوښتلے شی چې په هغې کښې د ملټری فورسز کوم هیډز دی، هغوی رااوغښتلے شی چې په قبائلی اضلاع کښې کوم حالات دی، د دې حالاتو په حوالې سره دا پارلیمان هم په اعتماد کښې واخلی او مونږ خبر کړی ځکه چې مونږه Elected خلق یو او اولس مونږ خپل نمائنده ګان ټاکلی یو، مونږه دې قام ته جوابده یو، نو مونږ ته په دې باندې Proper معلومات راکړلے شی او دا هاؤس د دې نه خبر کړلے شی Otherwise دوئ خو چې کوم دے زورآور دی، د دوئ اوبه خو مخ په پورته باندې خیژی خو مونږ به د خپل وس مطابق خپل Resistance کوؤ۔ جناب سپیکر، آخیری خبره کوم، زه د پراونشل ګورنمنټ نه دا یو مطالبه کوم چې درې کاله اوشول چې بلدیاتی انتخابات شوی دی، بلدیاتی نمائندګان، مقامی حکومتونه جوړ شوی دی او درې کالونه مسلسل هغوی احتجاجونه کوی د خپلو اختیاراتو د پاره او د

فنډز د پاره، نو برائے مهربانی مقامی حکومتونه مضبوطول په دیکښې د دې صوبې خیر دے ، په دیکښې د جمهوریت خیر دے او دا خو ستاسو چې کوم پروګرم او ویژن وو، که چرته تاسو ته حکومت ملاؤ شی نو تاسو به مقامی حکومتونه مضبوطوئ، اوس چې کله نه انتخابات شوی دی، هغوی مسلسل په سړکونو باندې په احتجاج دی، کله یو ځائې احتجاج، کله بل ځائې احتجاج د خپلو اختیاراتو د پاره او د فنډز د پاره، نو چې تر څو پورې هغوی ته اختیارات نه وی ورکړلے شوی، فنډز نه وی ورکړلے شوی، عوام په خپله دروازه باندې نه Facilitate کیږی جناب سپیکر، مقامی حکومتونه Empower کول دا جمهوریت Empower کول دی، دا صوبائی ګورنمنټ او فیډرل ګورنمنټ Empower کول دی، دا ایشو چې کومه ده لږه په سنجیدګئ سره واخلئ او د هغه مقامی حکومتونو ته چې کوم دے فنډز هم جاری کړئ او اختیارات ورته هم ورکړئ۔ په 2019 کښې چې تاسو کومه قانون سازی کړې وه او په 2022 کښې مو بیرته واغستله، هغه په 2019 کښې چې کومه قانون سازی ده، هغه بیرته Replace کړئ۔ ډیره مهربانی، ډیره مننه۔

جناب سپیکر: آپ تو قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں ناں، پہلے اس ایک بات کو لے لیں لاء اینڈ آرڈر کی، تو پھر اس کے بعد یہ بڑا Serious issue ہے۔ جلال خان، آپ بات کرنا چاہتے ہیں اس لاء اینڈ آرڈر کے اوپر؟ جلال خان کا مائیک On کریں۔

جناب جلال خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، آج جس موضوع پہ ہم لوگ بات کر رہے ہیں، لاء اینڈ آرڈر سیچویشن جو ہمارے صوبے کی ہے، یہ بہت زیادہ ہمارے لئے آج ایک Alarming situation ہے اور میرے خیال میں اس میں ہم اپوزیشن اور ٹریژری بینچز دونوں مل کر ایک ہونا چاہیئے، ایک پیج پہ ہونا چاہیئے کیونکہ آج ہمارے صرف اور صرف عوام جو ہیں وہ شہید ہو رہے ہیں بلکہ ہماری سیکیورٹی فورسز بھی شہید ہو رہی ہیں، ہمارے پولیس والے بھی شہید ہو رہے ہیں تو یہ سیچویشن صرف عوام کی نہیں ہے، ہماری فورسز کی بھی ہے اور میرے خیال میں میں آپ کو یہی ایک تجویز دینا چاہوں گا کہ جس طرح نثار باز صاحب نے کہا ہے کہ آپ آئی جی (کے پی) کو بلائیں اور In camera briefing ان سے لیں، تو سپیکر صاحب، تو یہ میری طرف سے بھی ایک تجویز ہے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی عبدالغنی خان۔

جناب عبدالغنی: شکریه جناب سپیکر صاحب، مونږ که دا خبره کوؤ چې صوبه کښې ترقی ده، صوبه مخ په ترقئ روانه ده نو د ټولو نه ضروری شے چې کوم دے هغه امن دے ، امن زندګی ده، امن ژوند دے ، امن محبت دے ، امن خوشحالی ده، چې تر کومه پورې په مرجډ ډسټرکټس کښې امن نه وی راغلے ، مونږ که هر څومره دعوې اوکړو چې مونږ د نیا

په بله واړوله خو دا ټولې به عبث وی، دې ټولو نه ضروری خبره د امن ده چې دې مرجډ ډ سټرکټس سره سره تاسو ټانک اوګورئ، لکی مروت اوګورئ، ډی آئی خان اوګورئ، چې په مختلف علاقو کښې دا واقعات روزانه روان دی، زه په دې فلور باندې دا خبره کول غواړم سپيکر صاحب، اپوزيشن هم خبرې اوکړې خو دا ډيره زياته سيريس ايشو ده، زما تعلق د ضلع خيبرسره دے خو دې تيرو شلو کالو نه قسم قسم په مختلف نامو باندې آپريشنونه او شول، د دې نه مخکښې که تاسو د دې تيرو ريټائرډ جرنيلانو انټرويوګانې اوګورئ، که هغه د پرويز مشرف اوګورو نو هغه وائی چې دا چې کوم دے زمونږ پاللے خلق دی، دا زمونږ هيروګان دی، ته که د کرنل امام انټرويو اوګورې نو کرنل امام وائی چې دغه خلقو له مونږ ټرينګونه ورکړی دی، دغه خلقو له مونږ اسلحې ورکړې دی، دغه خلقو له مونږ مرکزې ورکړی دی، دا زه نه وايم، دا چې کوم دے کرنل امام، ريټائرډ پرويز مشرف او ورسره دوه درې داسې نور جرنيلان دی چې د هغوی انټرويو ګانې د ريکارډ حصه ده او موجود دی۔ زه دا وايم چې د قبائلی سيمې، دا د پښتونو علاقې، دا مزيد د دغه ګيم متحمل کيدلې نه شی، د دغه رياست هميشه د ټولو نه منافع بخش کاروبار دهشت ګردی ده چې د دهشت ګردئ په نامه باندې ډالرې اغستلې دی، نن زما د سيمې حالات اوګوره، انفراسټرکچر اوګوره، ايجوکيشن اوګوره، هيلتھ اوګوره، زما هر شے صفر شوے دے، زما په علاقه کښې، زما په حلقه کښې روډونه صفر دی، تعليمی ادارې زما د قوم بچی په ټينټونو کښې سبق وائی، هسپتال نيشته، بی ايچ يو ګانې ورانې دی، سول ډسپنسريانې ورانې دی، نن هم چې کوم دے زما د حلقې، زه د حلقې خبره اوکړم چې په هغې کښې کوم ضروری بنيادی چې کوم ضروريات دی، هغه چې کوم دے مونږه له مهيا نه دی، نو زه دا وايم چې مونږ نور د دغه جنګونو متحمل کيدے نه شو، په دې باندې فوری طور لکه څنګه چې ملګری يو خبره اوکړه چې هغه خلق رااوغواړئ چې مونږه ئې واؤرو او زمونږ دې هم واؤری چې آيا دا آپريشن به تر کومه پورې کوؤ، مونږ له يو Limit اوښائی، ته چې دا ټارګټ آپريشن کوې، آيا ته زما حلقې، زما د ضلع فيصله ته په اسلام آباد کښې کوې، دا ماله قابل قبوله نه ده، دغې اسمبلئ دوه ځلی د دغه آپريشنونو خلاف قرار دادونه پاس کړی دی، زه بيا هم دا وايم چې پکار دے چې د مذاکراتو لار اختيار کړلے شی، نوره خون خرابه اونشی، لکه څنګه ما په تير قرارداد کښې وئيلی وو چې زما په علاقه کښې واؤره غورزيدلی ده، ساړه شروع دی او زما د دغه ايريا خلق د خوف د وجې نه ،د مارټرو د شيلنګ د وجې نه کورونه پريږدی رااوځی، په دې لارو کښې ورته خلق هم ولاړ دی، نو سپيکر صاحب، يو ځلې بيا ريکويسټ کوم چې په دې باندې ذمه دار خلق رااوغواړه چې دې ټول ايوان له په دې باندې بريفنګ ورکړی، په دغه باندې مونږ مطمئن کړی، مونږ

سره کښینی او مونږ سره خبره اوکړی او که نه دوئ دغه ځائې نه ځی او دوئ دا آپریشنونه کوی، دا آپریشنونه مونږه له شل کاله اول دی خو حل ئې چې کوم دے بیا اوګورئ چې کوم حال روان دے۔ ډیره مهربانی، ډیره مننه۔

جناب سپیکر: جی اس موضوع پہ کون بات کرنا چاہتا ہے؟

(اذان عشاء)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ فضل حکیم خان۔

جناب فضل حکیم خان یوسفزئی (وزیر لائیو سٹاک): شکریه جناب سپیکر صاحب۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ یا الله ستا عبادت به کوؤ او ستانه به مدد غواړو۔ جناب سپیکر صاحب، غنی خان خبرې اوکړې، زمونږ د اپوزیشن رونړو خبرې اوکړې، باجوړ والا هم او دا یو حقیقت دے چې دا صوبه زمونږ د پښتنو صوبه ده، همیش د پاره ډیر تکلیفونه مونږ برداشت کړی دی او هغه صرف او صرف د دې د وجې نه چې صوبه به زمونږ وه او واګے به ئې د بل سره وی او هغه د واګو اختیار غلط استعمال شو، مونږه ډیر تکلیفونه برداشت کړل، ډیر شهیدان مونږ ورکړل، تیرشوے تاریخ اوګورئ چې په مونږ باندې چار سو نه سیوا حملې شوې دی، ستر اسی هزار شهیدان مونږ ورکړی دی، زمونږ د پیښور ښار کښې اوورونه بل دی، زمونږ قبائلو ورونړو باندې خو اوور بل وو، زمونږ په سوات کښې اوور بل وو، زمونږ دا سې اسی پچاسی پرسنټ د خیبر پختونخوا خلقو ټولو باندې په هر ځائې کښې اوورونه بل وو، زمونږه درانه خلق، زمونږه خوائندې، زمونږ مشران، زمونږ کشران د کور نه بهر لاړل، صرف او صرف د هغې وجه دا وه چې دې ظالمانانو هغه فیصله اوکړه چې هلته ئې راته حالات خراب کړل، بیا ئې راته اوویل آپریشن دے، زه حیران دا یم چې دا خلق د کوم ځائې نه راځی؟ او دا ننوځی په کوم ځائې؟ او دا دومره Stable کیږی څنګه؟ او د هغې نه بعد آپریشن کوم، ته د څه د پاره ما نیولے ئې، دا تنخواګانې د څه د پاره اخلې، دا تا سره دومره وسله ده دلته چې زمونږ په ملک کښې دا غریب خلق، دا عاجزانان خلق او دا غریبانان خلق په ملونو کښې کار کوی، په کارخانو کښې کار کوی، د هغوی د خلې پیسې راغونډلې کیږی او تا ته ټیکس ملاویږی، ته په هغې باندې اسلحه اخلې، ته په هغې ټوپک اخلې، ته په هغې باندې ګاډے اخلې، ته په هغې باندې خپل سهولت کوې او مونږ چې خبر شو وائې په قبائلو کښې، په کرمه کښې خو سوؤنه خلق دی، په زرګاؤ خلق دی او د دوئ خبره څه ده چې د کورونو نه اوځئی مونږه آپریشن کوؤ، مونږ دلته وایو چې دوئ نه شی کولے، مهربانی اوکړئ استعفیٰ دې ورکړی، مونږ ته دې دا بهانې نه ګوری چې زه آپریشن کومه۔ (تالیاں) زما په پښتون باندې به روزګار کوې، زما په صوبه باندې به روزګار

کوي، زما په صوبه باندې به ډالرې ګټي، مونږ هيڅ قسم آپريشن ته نه يو جوړ۔ جناب سپيکر صاحب، د خيبر پختونخوا فيصلې به الله کوی، دا چيف منسټر او دا اسمبلی به ئې کوی، بهر کسان مونږ نه منو څکه چې مونږه خپلې فيصلې بل چا له ولې ورکوؤ، وجه څه ده، څه وجه ده؟ مونږ نه شو کولے، په جنګ کښې مونږ يادېږو، په 65ء جنګ کښې مونږ يادېږو چې پښتانه نران خلق دی، راځئی ټوپکې راواخلئ د کشمير په جنګ کښې مونږ يادېږو، پښتانه نران خلق دے، خپل ټوپک راواخلئ بغير تنخواه نه مونږ لګيايو جنګيږو، تاسو خو تنخواه ګانې اخلئ، مونږ خو بغير تنخواه ګانو د ملک د پاره جنګيږو او بيا زمونږ فيصلې په صوبه کښې تاسو کوئ، ان شاء الله تعالیٰ مونږ چې ټول په اتفاق يو، د اپوزيشن ورونړه هم او مونږه هم، زمونږ چيف منسټر نر چيف منسټر دے، غيرتی چيف منسټر دے، ان شاء الله تعالیٰ زه درته وايم چې چيف منسټر کوم کردار ادا کړو، کوم په دې جرګه کښې، دا يو عظيم الشان کردار دے، زه ورته سلام پيش کوم او ان شاء الله نور به هم کردار ادا کوی خو مونږه د صوبې خپل اختيار بل چا له نه ورکوؤ، دا زمونږ اخرنئی خبره ده چې ان شاء الله فيصلې به دلته دا پښتانه، دا اسمبلی، دا د صوبې خلق به کوی۔ زه ستاسو شکريه ادا کوم د ټائم راکولو او ان شاء الله زما د الله نه اميد دے چې اپوزيشن ورونړه هم د دې خلقو خبرې سره متفق وی، ټهيک ده؟ډيره مننه، ډيره شکريه، السلام عليکم۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: شفیع جان کا مائیک On کر دیں۔

جناب شفیع اللہ جان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، فلور پہ اپوزیشن کے بینچوں سے بھی اور حکومتی بینچوں سے بھی حالیہ جو دہشت گردی کی لہر ہے، اس پہ بات ہو رہی ہے۔ جناب سپیکر، میں تھوڑا سا اس ہاؤس کو پیچھے لے کر جاؤں گا جب اس ملک میں وزیر اعظم عمران خان کی حکومت قائم ہوئی تھی 2018ء میں، جب وہ اس ملک کے وزیر اعظم منتخب ہوئے تھے، انہوں نے اس ملک میں تین ساڑھے تین سال کی حکومت کی، ان تین ساڑھے تین سالوں میں خیبر پختونخوا میں امن وامان تھا، نہ کوئی ڈرون اٹیک ہوا، نہ کوئی آپریشن کی بات ہو رہی تھی، نہ ہمیں کہیں دہشت گردی نظر آ رہی تھی، نہ یہاں پہ دہشت گردوں کو دوبارہ Re-settle کیا جا رہا تھا، یہ کیا وجہ ہے کہ جب سے فارم سینتالیس کی گورنمنٹ بنی ہے اور ہمارا مینڈیٹ چھینا گیا، زبردستی لوگوں کو بٹھایا گیا ہے، تو 'کے پی'، میں یہ لوگ ہر روز ہر ہفتے پریس کانفرنس کرتے ہیں اور پریس کانفرنس میں یہ دہشت گردی کی نئی لہر کی بات اور آپریشن کی بات کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، مجھے تو کبھی کبھی ایسا لگتا ہے کہ جب یہ پریس کانفرنس کرتے ہیں تو مجھے یہ سیاسی پارٹی نظر آتی ہے، حالانکہ یہ خود کہتے ہیں کہ ہمارا سیاست سے کوئی لینا دینا نہیں ہے لیکن ان کی پریس کانفرنس تحریک انصاف سے شروع ہوتی ہے اور عمران خان پہ ختم ہو جاتی ہے اور دہشت گردی کی بات کرتے ہیں اور آپریشن کی بات کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ صوبہ پختونوں کا صوبہ ہے، اس صوبے میں اگر کوئی بھی آپریشن ہو گا،

اس صوبے میں اگر کوئی بھی ٹارگٹڈ آپریشن ہوگا تو اس کا فیصلہ یہ فلور کرے گا، یہ ہاؤس کرے گا، ہم اپنی ایک انچ زمین بھی کسی دہشت گردی کے لئے استعمال نہیں ہونے دیں گے اور نہ ہی کسی آپریشن کے لئے استعمال ہونے دیں گے، یہ ان کی خام خیالی ہے کہ یہ اسلام آباد میں بند کمروں میں بیٹھ کر ہمارے اوپر اپنے فیصلے مسلط کریں گے تو یہ ان کی خام خیالی ہے، یہ فیصلہ خیبر پختونخوا کے لوگ کریں گے کیونکہ ہم پچھلے بیس چوبیس سالوں سے اس چیز کو جھیل رہے ہیں۔ جناب سپیکر، ایک کروڑ نوے لاکھ لوگ ہمارے ہجرت کر چکے ہیں، اسی ہزار ہم شہادتیں دے چکے ہیں، اربوں کھربوں ڈالر کا ہمارا بزنسز میں نقصان اس دہشت گردی میں ہو چکا ہے، گھر ہمارے تباہ ہیں، بزنسز ہمارے تباہ ہیں، لوگ ہمارے شہید ہوئے ہیں اور فیصلے وہ کریں اور جب یہ پریس کانفرنس کرتے ہیں تو مجھے لگتا ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں اور سب کچھ پھول چکا ہے کیونکہ ان کی پریس کانفرنس کا واحد مرکز تحریک انصاف ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، ایک صاحب کہہ رہے تھے کہ جی 26 نومبر کو تحریک انصاف کی جو سیاسی لیڈر شپ تھی وہ جگ ہنسائی سے بچنے کے لئے انہوں نے لاشوں کا ڈرامہ رچایا، ہماری لیڈر شپ تو ڈی چوک پہ آخری دم تک کھڑی تھی، سی ایم صاحب کھڑے تھے، بشریٰ بی بی کھڑی تھی اور بشریٰ بی بی نے جو وفاداری کا مظاہرہ کیا، جو انہوں نے جرات اور بہادری دکھائی، جس طرح وہ کارکنوں کے ساتھ کھڑی رہی، گولیوں کی بوچھاڑ میں کھڑی رہی، اس نے وفاداری کا ثبوت دیا ہے اور یہ اگر 26 نومبر کو سازش قرار دیتے ہیں تو میرا سوال ان سے یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ جی ہم مسلح ہو کر آئے تھے، ہمارے پاس تو کوئی اسلحہ تھا ہی نہیں، تحریک انصاف کے ورکرز اور عمران خان کے جیالے تحریک انصاف کے ترانوں پہ جھوم کر آئین اور قانون کی حکمرانی کے لئے آئے تھے، اسلام آباد جا رہے تھے، اگر ہمارے پاس اسلحہ ہوتا تو کوئی ایک ان کا پولیس رینجر، کوئی ایک کیس تو رپورٹ ہوتا کہ اس کو گولی لگی اور فلاں ہاسپیٹل گیا ہے۔ جناب سپیکر، ہمارے تو تیرہ لوگ ابھی بھی Reported ہیں کہ وہ شہید ہو چکے ہیں، جو گولیوں کی وجہ سے شہید ہو چکے ہیں، Missing ہمارے لوگ ہیں اور کہتے ہیں کہ جی یہ مسلح تھے اور یہ حملہ کر رہے تھے۔ جناب سپیکر، یہ جو آپریشن کا ایک نیا کھیل رچانے جا رہے ہیں، تو ان سے ہمارے کافی سوالات بنتے ہیں۔ پہلا سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو بارڈر پر اربوں روپے کا جو Fence لگایا تھا اور یہ کہہ رہے تھے کہ جب ہم افغانستان کے بارڈر پہ Fence لگائیں گے تو یہاں پہ دہشت گرد Regrouping نہیں کریں گے، یہاں پہ دہشت گردی ختم ہو گی لیکن اس کے باوجود یہ دہشت گرد کہاں سے آ گئے؟ کیسے Re-settled ہو رہے ہیں؟ انڈیا کا بارڈر تو لاہور سے تین کلومیٹر دور ہے اور یہ کہتے ہیں کہ یہاں افغانستان بارڈر پہ سارا انڈیا کروا رہا ہے، تو اس بارڈر پہ کیوں نہیں کروا رہا؟ ہم نہیں چاہتے کہ اس بارڈر پہ ہو، لاہور میں یا پنجاب میں، کوئی بھی دہشت گردی ہو ہم نہیں چاہتے لیکن سوال تو بنتا ہے، Common sense کا ایک سوال تو بنتا ہے کہ جو تین کلومیٹر دور ان کا جو بارڈر ہے واہگہ کا، وہاں کچھ نہیں ہوتا اور جہاں پہ پشتونوں کا بارڈر افغانستان سے ہے، جہاں پہ Fence لگ چکا ہے، جہاں پہ یہ اربوں روپے کے سیکیورٹی پہ خرچے کر رہے ہیں، وہاں پہ دہشت گرد دوبارہ Regroup ہو رہے ہیں اور خیبر پختونخوا میں پھر سے یہ عذاب نازل کیا جا رہا ہے۔ جناب سپیکر، بارڈر ان کے پاس اور اس کے باوجود اربوں روپے کی جو پٹرول کی سمگلنگ ہوتی ہے، وہاں تو ہمارا کوئی تحصیلدار

یا گر داور تو نہیں بیٹھا، بارڈر توان کے پاس ہے، وہاں سے کیسے لوگ دوبارہ آ رہے ہیں؟ ہم کسی صورت میں یہ آپریشن برداشت نہیں کریں گے۔ جناب سپیکر، ڈی جی (آئی ایس پی آر) صاحب کی پریس کانفرنس میں ایک اور بات یہ بھی تھی کہ 2021 میں ایک شخص کی ضد پہ ان کے ساتھ مذاکرات کئے جا رہے تھے اور ان کو Resettle کیا جا رہا تھا، تو 8 نومبر 2021 کو جنرل باجوہ کس کے ساتھ بیٹھ کر یہ بات کر رہے تھے کہ ہم ان کے ساتھ مذاکرات کرتے ہیں، اگر مذاکرات ہی حل ہے تو پھر آپریشن کیوں کیا جا رہا ہے، ہر جنگ مذاکرات پہ ختم ہونی ہے تو آپ نے کیوں لوگوں کو در بدر کرنا ہے؟ آپ نے لوگوں کو کیوں شہید کروانا ہے؟ آپ نے ہنستے بستے لوگوں کے گھروں کو دوبارہ کیوں اجاڑنے ہیں؟ جناب سپیکر، یہ جو 'کے پی' پر آپریشن کی ایک نئی لہر نازل کی جا رہی ہے تو اس کا فیصلہ 'کے پی' کے لوگ کریں گے اور اگر ڈی جی (آئی ایس پی آر) اپنی پریس کانفرنس سے جو تڑیاں لگاتا ہے تو اس کے ہمارے پاس بہت سارے جوابات ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ جی ہم انتشاری ٹولہ ہیں، ہم انتشاری سیاست کرتے ہیں، دیکھیں جناب سپیکر، اگر وہ سیاست پہ بات کریں گے تو پھر ان پہ تنقید بھی ہوگی اور میں ان کو یہ کہتا ہوں کہ اگر آپ اتنے مقبول ہیں تو صرف اپنے کمنٹ سیکشن کھول دیں کہ آپ کے ساتھ پاکستان کے عوام کیا کرتے ہیں؟ جناب سپیکر، انہوں نے عمران خان کو بدنام کرنے کے لئے کوئی حربہ نہیں چھوڑا، انہوں نے اس پہ گولی بھی چلائی، مفتی بھی استعمال ہوئے، مولوی بھی استعمال ہوئے، جج بھی خریدے گئے، صحافی بھی خریدے گئے، ہر وہ حربہ استعمال کیا لیکن عمران خان چٹان کی طرح ڈٹا ہوا ہے، اگر ان کو تکلیف عمران خان اور اس کے بیانئے سے ہے تو وہ چٹان کی طرح ڈٹا ہوا ہے، ہم اور ہمارا پورا ہاؤس اس کے ساتھ کھڑے ہیں۔ (تالیاں) اگر ان کو تکلیف عمران خان سے ہے تو عمران خان ایک نظریہ کا نام ہے، اس نے اس نظریہ پر 26 سال لگا کر یہاں تک پہنچے ہیں، وہ جب 97 میں الیکشن ہار گیا تھا تو وہ کہتا تھا کہ میرے ووٹرز بڑے چھوٹے ہیں اور یہ جب آئیں گے تو ان کو کوئی نہیں روک پائے گا، آج وہ بات سچ ثابت ہو رہی ہے کیونکہ ہم جیسے لوگ آج اس سیٹ پہ بیٹھے ہیں اور جب تک ہم زندہ ہیں ان شاء اللہ عمران کو کچھ نہیں ہونے دیں گے اور ان شاء اللہ تحریک انصاف کی حکومت اس ملک میں قائم ہوگی۔ جناب سپیکر، ہمارا مینڈیٹ جو چوری کیا گیا ہے اور ہمارے احتجاج پہ اگر ان کو اعتراض ہے تو ہم قانون اور آئین کے دائرے کے اندر رہ کر اپنے مینڈیٹ کے لئے تگ و دو بھی کریں گے، احتجاج بھی کریں گے، اسلام آباد بھی جائیں گے اور ہم ہر وہ حربہ استعمال کریں گے جس سے تحریک انصاف کا مینڈیٹ واپس ہو۔ جناب سپیکر، میں آخر میں صرف ایک بات کہ جو کہتے تھے کہ عمران خان صاحب پانچ دن بھی جیل میں نہیں گزار سکتے، تو ستر سالہ انسان نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ ڈٹا ہوا ہے، دو سو مقدمات اس پہ ہوئے تھے جو ختم ہوئے اور مزید ہو رہے ہیں لیکن وہ ڈٹا ہوا ہے اور ان شاء اللہ جیت حق کی ہوگی، جیت تحریک انصاف کی ہوگی، جیت عمران خان کی ہوگی اور اس صوبے نے جس طرح تحریک انصاف کو ووٹ دیا ہے اور اس صوبے میں اگر کوئی بھی آپریشن ہوگا تو اس کا فیصلہ عمران خان اور تحریک انصاف کرے گا۔ آپ کا بہت شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر لاء، تحریک التوء پہ یہ جو چند باتیں ہوئی ہیں، یہ غور طلب باتیں ہیں، خیبر پختونخوا وزیرستان سے لے کر چترال واخان کی پٹی تک آپ دیکھ رہے ہیں کہ گزشتہ تقریباً دو دہائیوں سے یہ آپریشنز بھی چل رہے ہیں، لوگوں کا انخلاء بھی ہو رہا ہے، لوگوں کی دوبارہ آبادکاری بھی ہو رہی ہے اور اس کے بعد دوبارہ آپریشن کے لئے راستے ہموار کئے جا رہے ہیں۔ اب سول سوسائٹی جو اس کی Direct affectee ہے اور سول سوسائٹی کے نمائندگان جو اس ہاؤس کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کی سوچ بالکل مختلف نظر آ رہی ہے اور جو قومی ادارے ہیں، ان کی سوچ بالکل مختلف نظر آ رہی ہے اور اعتماد کا ایک فقدان ہے جو منتخب قیادت اور فوج کے درمیان موجود ہے، فوج کچھ کہہ رہی ہے، فوج کے ترجمان کچھ کہہ رہے ہیں، سول قیادت کچھ کہہ رہی ہے، یہ پہلے بھی پختون قومی جرگہ ہو رہا تھا، پی ٹی ایم کو وفاقی حکومت نے کالعدم قرار دے دیا، اس کی آڑ میں فائرنگ بھی ہوئی، پھر اسی ہاؤس میں آپ سب لوگوں کی کاوشوں سے وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا سردار علی امین خان گنڈاپور کی سربراہی میں ہاؤس کی کمیٹی بنی، پھر وہ پختون قومی جرگہ بھی منعقد ہوا، بات وہ بھی پوری نہیں ہوئی، خیر سے ہو گیا، ابھی تک ہاؤس میں کمیٹی کے آگے دو چیزیں پیش نہیں ہوئیں، احمد کنڈی صاحب! آپ بھی اس پہ توجہ دیں، ایک پختون قومی جرگہ کے اسی (80) ممبران کی لسٹ جو پیش ہونا تھی کمیٹی کے اندر اور دوسرا چارٹر آف ڈیمانڈ جو کمیٹی کے اندر پیش ہونا تھا اور پھر کمیٹی نے اس پہ Deliberation کرنی تھی اور پھر اس کے بعد اسے ہاؤس میں پاس کر کے پھر اسے صوبائی اور قومی حکومتوں کو بھیجنا تھا، یہ پراسیس بیچ میں رک گیا ہے، تو مہربانی کر کے جو کمیٹی کے ممبران ہیں، ان سے میں کہتا ہوں کہ وہ رابطہ کریں پی ٹی ایم کی قیادت سے بھی اور جو پختون قومی جرگہ تھا اس کے اکابرین سے بھی، کہ وہ یہ دونوں کام پورے کریں تاکہ ہم اس کو بھی پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔ دوسرا یہ جو معاملہ ہے، یہ بڑا سیریس ہے، (تالیاں) فوج کہتی ہے کہ ہم انخلاء کرتے ہیں Targeted based operations کرتے ہیں، پبلک کو پتہ نہیں ہوتا Public representatives کو پتہ نہیں ہوتا، ان کو اس میں نہیں لیا جاتا اور جب بعد میں بات ہوتی ہے تو اس کو کسی نہ کسی سول اس پہ لگا دیا جاتا ہے، اس سے فاصلے بڑھ رہے ہیں، ڈی جی (آئی ایس پی آر) جب سیاسی جماعتوں کے اوپر اپنی پریس کانفرس کریں گے تو یہ میرا خیال ہے کہ یہ انتہائی نامناسب بات ہے، وہ اپنے Professionalism کے اوپر بات کریں، وہ قوم کو اعتماد میں لیں، قوم کو بتائیں کہ کیا وجہ ہے؟ یہ ابھی باتیں ہوئی ہیں کہ اربوں روپے کا باڑ لگ گیا ہے، اس کے بعد بھی کہاں سے لوگ آ گئے؟ کس جگہ سے یہ لوگ اچانک برآمد ہو جاتے ہیں؟ یہ ساری ایسی چیزیں ہیں جو ہماری Intelligence failure کی طرف جاتی ہیں، تو میرا خیال ہے، ہمیں اور اداروں کو آپس میں مل بیٹھنا چاہیئے۔ پہلے مرحلے میں جناب وزیر قانون صاحب کل دو بجے، دیکھیں دو ادارے ہیں جو اس خیبر پختونخوا کے اندر Responsible ہیں، ایک خیبر پختونخوا کی پولیس ہے، Headed by IG Khyber Pakhtunkhwa اور دوسرا جو Eleventh Corps ہے، اس کے نیچے جو پاکستانی فوج ہے وہ اس علاقے میں جو مختلف Acts کے ذریعے یا مختلف اس کے ذریعے آئی ہوئی ہے، Border line کو بھی دیکھ رہی ہے اور بہت سارے علاقوں کو بھی وہ دیکھ رہی ہے، لاء اینڈ آرڈر سیچویشن کی، تو فیرون کے طور پہ کل آئی جی (خیبر پختونخوا) دو

بجے ہمیں یہاں ایک بریفنگ دیں جس میں وہ جو ہمارے صوبے کے امن وامان کی صورتحال ہے، اس پہ ہمیں آگاہی دیں، اس میں لیڈر آف اپوزیشن، تمام پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈرز اور ہمارے منتخب اراکین ہر ڈسٹرکٹ سے جو Neighbouringمطلب Border lineپہ ہیں اور جہاں یہ سارا انتشار چل رہا اور یا یہ جو سیچویشن چل رہی ہے، وہ موجود ہوں اور ان سے جب ایک مرتبہ ہماری Deliberationہو جائے گی تو پھر دوسرے مرحلے میں پھر ہم Corps Commander Eleventh Corpsکو کہیں گے کہ وہ ہمیں In House briefکریں اور اس ایوان کو اعتماد میں لیں کہ وہ جو کرنا چاہتے ہیں کہ اس ہاؤس کے عوام کے منتخب نمائندوں کے ذہن میں جو ابہام ہے، اس کو وہ کیسے Addressکرتے ہیں؟ تو میرا خیال ہے، یہ ایک بہتر کوشش ہوگی، اس سے پہلے بھی اگر آپ معزز اراکین کو یاد ہو تو ہم نے اس ہاؤس سے جن جن علاقوں میں یہ پرابلمز چل رہے تھے تو ہم نے کمیٹی بنانے کی ڈائریکشن دی تھی کہ وہاں وہاں کمیٹیاں بن جائیں جن میں منتخب نمائندے بھی ہوں، فوج کا نمائندہ بھی ہو، ایجنسیوں کا نمائندہ بھی ہو، ایڈمنسٹریشن کا نمائندہ بھی ہو لیکن وہ رپورٹ بھی ابھی تک کوئی ہاؤس کے اندر جناب وزیر قانون صاحب اس کی Layنہیں ہوئی، یہ ساری ایسی باتیں ہیں کہ جو قیاس کو بڑھاتی ہیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ قیاس آرائی ختم ہو، اداروں کے درمیان، منتخب قیادت کے درمیان اور اس صوبے کے عوام کے درمیان فاصلے کم ہوں، تو ان شاء اللہ

We will meet tomorrow at 02:00 O' clock, in the conference room with the IG for a proper presentation. The sitting is adjourned till 04:00 p.m., tomorrow.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 31 دسمبر 2024 بعد از دوپہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)